احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کیلئے

خصوصی اشاعت

ہفتہ 15 فروری 2005ء

روزنامہ
ٹیلی فون نمبر: 213029
C.P.L 29

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
Web:http://www.alfazal.com
Email:editor@alfazal.com

منگل 22 فروری 2005ء 12 محرم 1426 ہجری 22 تبلیغ 1384 ہش جلد 55-90 نمبر 40

زمانہ کے حالات

مشہور قدیم کتاب بحارالانوار میں ایک طویل پیشگوئی میں لکھا ہے۔ جب اسلحہ بردار کے سامنے نگاہیں جھک جائیں گی رحم قطع کئے جائیں گے اور عہد توڑے جائیں گے اور دمدار ستارہ ظاہر ہوگا۔ مہنگائی بڑھ جائے گی ایک شخص سیاہ جھنڈوں کو سرخ جھنڈوں میں تبدیل کر دے گا اور محرمات کو جائز قرار دے گا۔ بہت سی عورتوں کے شوہر قتل ہو جائیں گے تب مہدی کا بیٹا ظاہر ہوگا۔

(بحار الانوار جلد 51 صفحہ 162، 163 باب نمبر 11)

میں دنیا کی ہر قوم کو یقین دلاتا ہوں کہ ہم کسی کے دشمن نہیں ہیں

پیشگوئی مصلح موعود کا مصداق، پاک دل، صاف دل، صلح کا سفیر

میرے دل میں شدید دشمنوں کے لئے بھی کینہ نہیں ہے، حضرت مصلح موعود کے چند

میرا دل صاف ہے

تحریک جدید کے آغاز کے وقت حضرت مصلح موعود نے بھائیوں سے صلح کرنے اور یکجان ہونے کا ارشاد فرمایا۔ اس حکم کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:

جس وقت میں نے جماعت کے لئے یہ حکم تجویز کیا' اس وقت سب سے پہلے میں نے اللہ تعالیٰ سے کہا کہ اے خدا میرا دل صاف ہے اور مجھے کسی سے بغض و کینہ یا رنجش نہیں سوائے ان کے جن سے ناراضگی کا تو نے حکم دیا ہے لیکن اگر میرے علم کے بغیر کسی شخص کا بغض یا اس کی نفرت میرے دل کے کسی گوشہ میں ہو' تو الٰہی میں اسے اپنے دل سے نکالتا ہوں اور تجھ سے معافی اور مدد طلب کرتا ہوں۔ مگر میرا دل گواہی دیتا ہے کہ میں نے کبھی کسی شخص سے بغض نہیں رکھا بلکہ شدید دشمنوں کے متعلق بھی میرے دل میں کبھی کینہ پیدا نہیں ہوا۔ (خطبات محمود جلد 15 ص 372)

پاک دل

خدا تعالیٰ کا خاص فضل ہے کہ آج تک کسی ایک شخص کا بھی میرے دل میں بغض پیدا نہیں ہوا- ہاں ان افعال سے بغض ضرور ہوتا ہے جو سلسلہ احمدیہ اور دین (-) کے خلاف کئے جاتے ہیں- لیکن افعال سے بغض بغض نہیں کہلاتا بلکہ وہ اصلاح کا ایک ذریعہ ہوتا ہے- ہم چوری کو بے شک برا کہتے ہیں لیکن چور سے ہمیں کوئی بغض نہیں ہوتا وہ اگر چوری چھوڑ دے تو ہم ہر وقت اس سے صلح کرنے کے لئے تیار ہوں گے-

پس اصلاح محبت کے جذبات کے ماتحت کرنی چاہئے لیکن میں نے دیکھا ہے کہ بعض لوگ محض دوسرے کو نقصان پہنچانے کی خواہش میں دوسرے کی شکایت کر دیتے ہیں- ان کے مدنظر یہ نہیں ہوتا کہ اس کی اصلاح ہو جائے بلکہ یہ ہوتا ہے کہ کسی طرح اسے نقصان پہنچے- ایسے لوگ جب میرے پاس کسی کے متعلق شکایت کرتے ہیں اور میں محبت اور پیار سے اسے سمجھاتا ہوں اور وہ سمجھ جاتا ہے تو شکایت کرنے والے کہنے لگ جاتے ہیں بھلا اصلاح کس طرح ہو ہم نے فلاں کی شکایت خلیفۃ المسیح تک بھی پہنچائی مگر انہوں نے کچھ نہ کیا- گویا ان کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ جس کی شکایت کی جائے اس کے خلاف ضرور کوئی قدم اٹھایا جائے حالانکہ یہ اصلاح کا آخری طریق ہے اس سے پہلے ہمیں محبت اور پیار سے دوسروں کو سمجھانا چاہئے اور اگر وہ سمجھ جائیں تو ہمیں خوش ہونا چاہئے کہ ہمارے ایک بھائی کی اصلاح ہوگئی-

(خطبات محمود جلد 15 ص 240)

میرے دل میں کوئی بغض نہیں

میں دوستوں کو ہدایت کرتا ہوں کہ جو مضمون بھی لکھیں نرمی اور محبت سے لکھیں- یہ صحیح ہے کہ جہاں کوئی تلخ مضمون آئے گا اس کی کچھ نہ کچھ تلخی تو باقی رہے گی - لیکن جہاں تک ہو سکے الفاظ نرم استعمال کرنے چاہئیں .... میں نے کئی دفعہ بتایا ہے کہ شدید سے شدید دشمن کے متعلق بھی سخت کلامی مجھے پسند نہیں- میرے نزدیک مولوی ثناء اللہ صاحب ہمارے اشد ترین دشمن ہیں- مگر میں نے کئی بار دل میں غور کیا ہے- ان کے متعلق بھی اپنے دل میں کبھی بغض نہیں پایا- اور میں سمجھتا ہوں اگر کسی دشمن کے متعلق دل میں بغض رکھا جائے تو اس سے ......کو کیا فائدہ پہنچ سکتا ہے......... ہر شخص کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہے- اگر کسی کو سزا دینی ہو تو اس نے' اگر کسی کو بخشنا ہو تو اس نے' میں کیوں اپنے دل میں بغض رکھ کر اسے سیاہ کروں- پس دل میں بغض اور کینہ رکھ کر کام نہ کرو بلکہ محبت و اخلاص رکھ کر کرو۔

(الفضل یکم مئی 40ء)

صلح کا عالمی پیغام

میں اپنی طرف سے دنیا کو صلح کا پیغام دیتا ہوں میں انگلستان کو دعوت دیتا ہوں کہ آؤ! اور ہندوستان سے صلح کر لو اور میں ہندوستان کو دعوت دیتا ہوں کہ جاؤ! اور انگلستان سے صلح کر لو اور میں ہندوستان کی ہر قوم کو دعوت دیتا ہوں اور پورے ادب و احترام کے ساتھ دعوت دیتا ہوں بلکہ لجاجت اور خوشامد سے ہر ایک کو دعوت دیتا ہوں کہ آپس میں صلح کر لو اور میں ہر قوم کو یقین دلاتا ہوں کہ جہاں تک دنیوی تعاون کا تعلق ہے ہم ان کی باہمی صلح اور محبت کے لئے تعاون کرنے کو تیار ہیں اور میں دنیا کی ہر قوم کو یہ یقین دلاتا ہوں کہ ہم کسی کے دشمن نہیں- ....اور خدا تعالیٰ جانتا ہے کہ ہم تو احراریوں کے بھی دشمن نہیں- ہم ہر ایک کے خیر خواہ ہیں اور ہم صرف ان کی ان باتوں کو برا مانتے ہیں جو دین میں دخل اندازی کرنے والی ہوتی ہیں- ورنہ ہم کسی کے دشمن نہیں ہیں اور ہم سب سے کہتے ہیں کہ ہمیں چھوڑ دو کہ ہم خدا تعالیٰ کی اس مخلوق کی خدمت کریں۔ ساری دنیا سیاسیات میں الجھی ہوئی ہے۔ اگر ہم چند لوگ اس سے علیحدہ رہیں اور مذہب کی تبلیغ کا کام کریں تو دنیا کا کیا نقصان ہو جائے گا-

(الفضل 17 جنوری 45ء)

متوازن طبیعت

میری ساری عمر میں میرا نقطہ نگاہ یہ کبھی نہیں ہوا کہ میں غیر معمولی جوش دکھاؤں یا غیر معمولی طور پر اپنے آپ کو جوشوں کے حوالے کر دوں۔ ساری عمر میں مجھے ایک واقعہ یاد ہے اور وہ خلافت سے پہلے کا ہے اس میں کچھ میری عمر کا بھی تقاضا تھا مگر بہرحال ساری عمر میں مجھے وہی واقعہ یاد ہے جس کے متعلق اب مجھے محسوس ہو رہا ہے کہ اس وقت میرے فیصلے کا توازن باقی نہیں رہا تھا اور اگر ایک ساعت اور ایک لحظہ کے اندر اندر میری غلطی مجھ پر واضح نہ ہو جاتی تو شاید مجھ سے کوئی ایسی حرکت ہو جاتی جس کے متعلق بعد میں مجھے شرمندگی محسوس ہوتی اور میں خیال کرتا کہ میں نے جلد بازی سے کام لیا اس واقعہ کے علاوہ مجھے اپنی ساری زندگی میں کوئی ایسا واقعہ نظر نہیں آتا جب میرے ہوش و حواس کھوئے گئے ہوں' جبکہ غصہ یا غیرت نے میری عقل کو کمزور کر دیا ہو اور جبکہ میری قوت فیصلہ میں کسی وجہ سے ضعف آ گیا ہو بلکہ ہر حالت میں خواہ وہ خطرناک ہو یا معمولی' خواہ حکومت سے تعلق رکھنے والی ہو یا رعایا سے' ہمیشہ خدا تعالیٰ کے فضل سے میری عقل میرے جذبات پر غالب رہی ہے اور میری دینی سمجھ میرے جوشوں کی راہنمائی کرتی رہی ہے۔

(خطبات محمود جلد 15 ص 375)

پیشگوئی دربارہ مصلح موعود

حضرت مسیح موعودکو خدا تعالیٰ نے مخاطب کر کے فرمایا:-

''میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں اسی کے موافق جو تو نے مجھ سے مانگا۔سو میں نے تیری تضرعات کو سنا اور تیری دعاؤں کو اپنی رحمت سے بپایہ قبولیت جگہ دی اور تیرے سفر کو (جو ہوشیار پور اور لودھیانہ کا سفر ہے) تیرے لئے مبارک کر دیا۔سو قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے۔فضل اور احسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے اور فتح اور ظفر کی کلید تجھے ملتی ہے۔اے مظفر تجھ پر سلام! خدا نے یہ کہا تا وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں موت کے پنجہ سے نجات پاویں اور وہ جو قبروں میں دبے پڑے ہیں باہر آویں۔اور تا دین (۔) کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو اور تا حق اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آجائے اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے اور تا لوگ سمجھیں کہ میں قادر ہوں جو چاہتا ہوں سو کرتا ہوں۔اور تا وہ یقین لائیں کہ میں تیرے ساتھ ہوں اور تا انہیں جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لاتے اور خدا اور خدا کے دین اور اس کی کتاب (۔) کو انکار اور تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں ایک کھلی نشانی ملے۔اور مجرموں کی راہ ظاہر ہو جائے۔سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا۔ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا۔وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت و نسل ہوگا۔خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے۔اس کا نام عنموائیل اور بشیر بھی ہے۔اس کو مقدس روح دی گئی ہے اور وہ رجس سے پاک ہے وہ نور اللہ ہے۔مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے۔

اس کے ساتھ فضل ہے جو اس کے آنے کے ساتھ آئے گا۔وہ صاحبِ شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا۔وہ دنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔(۔) خدا کی رحمت و غیوری نے اسے کلمہ تمجید سے بھیجا ہے۔وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا۔اور دل کا حلیم۔اور علوم ظاہری و باطنی سے پر کیا جائے گا۔اور وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا (اس کے معنے سمجھ میں نہیں آئے) دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ۔فرزند دلبند گرامی ارجمند مظہر الاول والآخر مظہر الحق والعلاء (۔) جس کا نزول بہت مبارک اور جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔نور آتا ہے نور جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا۔ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا۔وہ جلد جلد بڑھے گا اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اٹھایا جائے گا۔وکان امرا مقضیا''

(اشتہار 20 فروری 1886ء۔روحانی خزائن جلد نمبر 5 ص 647)

حضرت مصلح موعود کے چند عظیم کارنامے

علمی کارنامے

☆ دوصد سے زائد علمی خزانوں پر مشتمل کتب و رسائل کی تصنیف

☆ تفسیر صغیر اور تفسیر کبیر کی معرکۃ الآراء تصانیف

☆ آپ کی تفسیر اور قرآنی خدمات کا غیروں نے بھی اعتراف کیا۔

☆ مخالفین کو متعدد بار تفسیر قرآن کا چیلنج دیا۔

☆ 16 زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم کی اشاعت

☆ الٰہی رہنمائی میں دینی مسائل کی اثر انگیز اور منفرد تشریح اور بے شمار غیبی خبریں جو رویا و کشوف سیدنا محمود کے نام سے شائع شدہ ہیں۔

☆ کئی ممالک میں مردوں اور عورتوں کے لئے دینی تعلیم کے مستقل اداروں کا قیام

☆ 24 ممالک میں 74 تعلیمی اداروں کا قیام

☆ مرکز سلسلہ قادیان اور ربوہ میں اعلیٰ تعلیمی اداروں کا اجراء۔

تعمیر بیوت الذکر

☆ برصغیر سے باہر 318 بیوت الذکر کی تعمیر

☆ دنیا کے بڑے بڑے اور اہم ممالک میں بیوت الذکر اور مشن ہاؤسز کا قیام جن میں امریکہ، برطانیہ، انڈونیشیا، جرمنی، ہالینڈ، ڈنمارک اور افریقی ممالک بھی شامل ہیں۔

☆ قادیان اور ربوہ میں بیوت الذکر کی تعمیر اور توسیع

☆ تعمیر بیوت الذکر کیلئے بیسیوں تحریکات کا اعلان بعض صرف عورتوں کے چندہ سے تعمیر ہوئیں۔

عالمگیر دعوت الی اللہ سکیم

☆ وقف زندگی کے مستقل نظام کا اجراء۔

☆ یورپ، امریکہ، افریقہ اور ایشیائی ممالک میں دعوت الی اللہ کی عظیم الشان مہم

☆ 46 ممالک میں احمدیہ مشن ہاؤسز کا قیام

☆ 164 واقفین زندگی کی بیرون ممالک میں خدمات۔بعض وہیں وفات پا کر مدفون ہوئے۔

☆ متعدد حکمرانوں اور والیان ریاست کو تحریری اور زبانی پیغام حق

☆ 1912ء، 1924ء اور 1955ء میں عرب ممالک اور یورپ کے دورے۔

☆ وسیع پیمانے پر اشاعت لٹریچر اور مختلف ممالک سے 40 اخبارات و رسائل کا اجراء۔

جماعت کا تنظیمی ڈھانچہ

☆ 1919ء میں صدر انجمن احمدیہ میں نظارتوں کا قیام

☆ 1922ء میں مجلس شوریٰ کے نظام کا مستقل اجراء

☆ جماعت کی ذیلی تنظیموں کا قیام۔لجنہ اماء اللہ 1922ء خدام الاحمدیہ 1938ء انصاراللہ 1940ء

☆ مجلس انتخاب خلافت کا قیام، متعدد فتنوں کا استیصال اور استحکام خلافت کیلئے عظیم کارنامے

☆ 1913ء سے اخبار الفضل اور پھر مراکز سلسلہ سے متعدد رسائل کا اجراء

☆ مرکز سلسلہ کی مضبوطی اور آبادی کیلئے کوششیں

☆ ہجرت کے بعد مرکز احمدیت ربوہ کا قیام اور آبادی کا عظیم کارنامہ

مستقل مالی نظام

☆ جماعت احمدیہ عالمگیر میں منظم طریق پر چندوں کے نظام کا قیام

☆ 1934ء میں تحریک جدید کی عالمگیر تحریک کا آغاز جس کے چندہ دہندگان کی تعداد اب چار لاکھ 18 ہزار سے زائد ہو چکی ہے۔

☆ 1957ء میں وقف جدید کی تحریک کا آغاز اس کے چندہ دہندگان چار لاکھ 15 ہزار سے زائد ہو چکے ہیں۔

☆ 52 سالہ دور خلافت میں بڑی بڑی 56 مالی تحریکات کا اجراء

☆ احمدیت کے پروانوں اور آپ کے جاں نثاروں کی قابل تقلید اور بے مثل مالی قربانی۔

عظیم الشان ملی خدمات

☆ برطانیہ سے قائداعظم کی واپسی کیلئے کامیاب تاریخی کوشش

☆ قیام پاکستان کے تمام مراحل پر ملت اسلامیہ کی مدد اور راہنمائی

☆ استحکام پاکستان کیلئے ہر قسم کے اعلیٰ مشورے اور عملی جدوجہد

☆ 1931ء میں کشمیر کمیٹی کی صدارت اور اہل کشمیر کے حقوق کیلئے پہلی منظم کوشش کا آغاز

☆ 1948ء میں محاذ کشمیر پر فرقان بٹالین کے ذریعہ عظیم کارنامے

☆ عالم اسلام کے استحکام اور عربوں کے حقوق خصوصاً فلسطین، اردن، تیونس، مراکش، لبنان اور لیبیا کی آزادی کیلئے براہ راست اور حضرت چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحب کے ذریعہ بے پناہ کوششیں۔

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر سلطان احمد ڈوگر مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہو گا

حضرت مصلح موعود کی بابرکت زندگی ایک نظر میں

مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مؤرخ احمدیت

مندرجہ ذیل مختصر خاکہ جو محض اشارات ہی کا رنگ رکھتا ہے۔ اس امر کا منہ بولتا ثبوت ہے کہ رب جلیل نے حضرت مہدی موعود کو مصلح موعود سے متعلق 20 فروری 1886ء کو جو خبر دی تھی وہ نامساعد حالات کے باوجود ہر پہلو سے لفظاً لفظاً پوری ہوئی اور گو آج مصلح موعود ہماری مادی آنکھوں سے غائب ہیں مگر آپ کا نام اور کام دونوں ہی رہتی دنیا تک زندہ و تابندہ رہیں گے۔ جیسا کہ حضور نے خود ارشاد فرمایا:۔

''میرا نام دنیا میں ہمیشہ قائم رہے گا اور گو میں مرجاؤں گا مگر میرا نام کبھی نہیں مٹے گا۔ یہ خدا کا فیصلہ ہے جو آسمان پر ہو چکا کہ وہ میرے نام اور میرے کام کو دنیا میں قائم رکھے گا''۔ (28 دسمبر 1961ء)

پہلا دور

1889ء ولادت باسعادت 12 جنوری۔

1897ء ختم قرآن اور آمین کی مقدس تقریب۔

☆ مقدمہ مارٹن کلارک میں حضرت اقدس کی بریت کا خواب۔

☆ انجمن ہمدردان اسلام کی ممبری۔

1898ء تعلیم الاسلام سکول میں داخلہ۔

☆ حضرت مسیح موعود کے دست مبارک پر بیعت۔

1900ء زندہ خدا پر زندہ یقین کی پہلی تجلی اور اپنے مولا سے باقاعدگی سے نمازیں پڑھنے کا اقرار۔

☆ انجمن تشحیذ الاذہان کی بنیاد۔

☆ حضرت اقدس کی زبان مبارک سے خطبہ الہامیہ کی سماعت۔

1903ء پہلی شادی اور شعروسخن کے ذریعہ خدمت دین کا آغاز۔

1905ء میٹرک کا امتحان حضرت مولانا نورالدین سے قرآن مجید اور بخاری کی تعلیم۔

1906ء حضرت مسیح موعود کی طرف سے مجلس معتمدین صدر انجمن احمدیہ قادیان کے لئے بطور ممبر نامزدگی۔

☆ رسالہ ''تشحیذ الاذہان'' کا اجراء۔

☆ سالانہ جلسہ پر پہلی پرمعارف تقریر۔

1908ء حضرت مسیح موعود کی نعش مبارک کے سامنے تاریخی عہد کہ:۔

''اگر سارے لوگ بھی آپ کو چھوڑ دیں گے اور میں اکیلا رہ جاؤں گا تو میں اکیلا ہی ساری دنیا کا مقابلہ کروں گا اور کسی مخالفت اور دشمنی کی پرواہ نہیں کروں گا''۔

دوسرا دور

☆ مخالفین کے جواب میں ''صادقوں کی روشنی کو کون دور کر سکتا ہے'' جیسی باطل شکن کتاب۔

☆ مدرسہ احمدیہ کے لئے کامیاب کوشش۔

☆ ''ہم کس طرح کامیاب ہو سکتے ہیں'' کے موضوع پر سالانہ جلسہ سے خطاب۔

1909ء دہلی کپورتھلہ لاہور قصور اور فیروز پور میں پبلک لیکچر۔

☆ پہلا سفر کشمیر۔

1910ء درس القرآن کا آغاز۔

☆ احمدی طلباء کیلئے تربیتی کلاس کا اجراء۔

☆ حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی طرف سے سفر ملتان کے دوران آپ کا بطور امیر مقامی تقرر اور آپ کا پہلا خطبہ جمعہ۔

☆ منتظم مدرسہ احمدیہ کی حیثیت سے علمی خدمات کا آغاز۔

1911ء مجلس انصار اللہ کا قیام۔

☆ سالانہ جلسہ انجمن احمدیہ بٹالہ پر لیکچر۔

☆ پادری ینگسن سے مدلل و مسکت مذہبی گفتگو۔

☆ امۃ الحفیظ کی آمین۔

☆ سالانہ جلسہ میں مدارج تقویٰ کے موضوع پر روح پرور تقریر۔

1912ء ہندوستان کی مشہور اسلامی درسگاہوں کا دورہ سفر مصر و عرب اور حج بیت اللہ کی سعادت۔

1913ء اخبار الفضل کا اجراء۔

تیسرا دور

1914ء 14 مارچ کو آپ کا خلیفۃ المسیح الثانی کی حیثیت سے انتخاب۔

☆ نمائندگان جماعت کے سامنے منصب خلافت کے موضوع پر خطاب۔

☆ فتنہ غیر مبایعین کی مدافعت۔

☆ انجمن ترقی (دین) کی تاسیس۔

☆ انگلستان میں احمدیہ مشن کی بنیاد۔

☆ شاہ دکن کے لئے تحفۃ الملوک۔

☆ منارۃ المسیح کے لئے عملی اقدام۔

☆ سالانہ جلسہ پر برکات خلافت کے موضوع پر حقائق کا مفصل بیان۔

1915ء ماریشس مشن کا قیام۔

☆ احمدیہ ہوسٹل لاہور کی بنیاد۔

☆ پہلے پارہ کی اردو انگریزی تفسیر۔

☆ القول الفصل اور حقیقت النبوۃ کی اشاعت۔

☆ سالانہ جلسہ پر انوار خلافت پر لیکچر۔

1916ء تصنیف اسلام اور دیگر مذاہب۔

☆ جلسہ سالانہ پر ذکر الٰہی پر ایمان افروز خطاب۔

1917ء نور ہسپتال کی بنیاد۔

☆ وقف زندگی کی پہلی تحریک۔

☆ شملہ میں لیکچر بعنوان ''زندہ مذہب''۔

☆ سالانہ جلسہ کے موقعہ پر حقیقۃ الرؤیا کے موضوع پر تقریر۔

1919ء نظارتوں کا قیام۔

☆ ''اسلام میں اختلافات کا آغاز'' کے موضوع پر شاندار لیکچر۔

☆ تحریک خلافت میں راہنمائی۔ سالانہ جلسہ پر عرفان الٰہی اور تقدیر الٰہی جیسے دقیق مسائل کی مفصل تشریح۔

1920ء امریکہ مشن کی بنیاد۔

☆ مربیان کلاس کا اجراء۔

☆ معاہدہ ترکیہ اور مسلمانوں کا آئندہ رویہ اور ترک موالات اور اسلام جیسے نازک معاملات پر حقیقت افروز تصانیف۔

☆ سالانہ جلسہ پر ملائکۃ اللہ کے موضوع پر تقریر۔

1921ء گولڈ کوسٹ اور نائیجیریا مشن کا قیام۔

☆ تصنیف آئینہ صداقت۔

☆ تقریر ہدایات زریں۔

☆ سالانہ جلسہ پر لیکچر بعنوان ہستی باری تعالیٰ۔

1922ء ''تحفہ شہزادہ ویلز''

☆ احمدیہ مشن مصر کی تاسیس۔

☆ مجلس شوریٰ کی بنیاد۔

☆ اچھوت اقوام میں دعوت الی اللہ۔

☆ لجنہ اماء اللہ کا قیام

☆ نجات کے موضوع پر سالانہ جلسہ پر تقریر۔

1923ء تحریک شدھی کے خلاف کامیاب محاذ جنگ۔

☆ اساس الاتحاد کی تصنیف۔

☆ بالشویک علاقہ میں دعوت الی اللہ۔

1924ء احمدیت اور دعوت الامیر کی تصنیف۔

☆ پہلا سفر یورپ۔

☆ لنڈن کی ویمبلے کانفرنس میں اثر انگیز خطاب

☆ بیت الفضل لنڈن کی بنیاد۔

☆ ایران میں مشن کا قیام۔

1925ء مدرسۃ الخواتین کا اجراء۔

☆ شام و فلسطین اور سماٹرا جاوا میں احمدیہ مشنوں کا قیام۔

☆ سالانہ جلسہ پر تقریر بعنوان ''منہاج الطالبین''۔

1926ء ''سن رائز'' اور مصباح کا اجراء۔

1927ء جداگانہ نیابت کی تائید۔

☆ ہندو مسلم فسادات اور ان کا علاج اور ''مذہب و سائنس'' کے عنوانات پر معرکۃ الآراء لیکچر۔

☆ رنگیلا رسول اور ورتمان کے فتنہ کا مؤثر دفاع اور تحفظ ناموس رسول کے لئے ملک گیر تحریک۔

☆ حضرت مسیح موعود کے کارنامے کے عنوان پر سالانہ جلسہ پر مفصل تقریر۔

1928ء جامعہ احمدیہ کا قیام۔

☆ سیرت النبیؐ کے جلسوں کی عالمی تحریک۔

☆ خاص درس قرآن۔

☆ نہرو رپورٹ پر مفصل تبصرہ۔

☆ تقریر ''دنیا کا محسن''۔

☆ فضائل قرآن پر سلسلہ تقاریر کی ابتداء۔

1930ء اشتہارات ''ندائے ایمان''۔

☆ احمدیہ یونیورسٹی کی داغ بیل۔

☆ ''ہندوستان کے سیاسی مسئلہ کا حل'' کے نام سے ایک یادگار تصنیف۔

چوتھا دور

1931ء آل انڈیا کشمیر کمیٹی کی صدارت اور مسلمانان کشمیر کی آزادی کے لئے شاندار جدوجہد کا آغاز۔

1932ء کرنال۔ حصار اور الور کے مسلمانوں کی امداد۔

☆ اچھوت اقوام کی حفاظت کے لئے اپیل۔

☆ اراضی سندھ کی خرید اور اشاعت حق کیلئے ریزروفنڈ

1934ء تحریک سالکین۔

☆ حضرت مسیح موعود کے کشوف و الہامات کی جمع و تدوین کا انتظام۔

☆ بیت الفضل لائل پور کا افتتاح اور تقریر تبلیغ حق۔

☆ مشرقی افریقہ میں احمدیہ مشن کی بنیاد۔

☆ تحریک جدید جیسے عالمگیر ادارہ کا قیام۔

1935ء سنگاپور، جاپان اور ہانگ کانگ میں احمدیہ مشنوں کی بنیاد۔

1936ء ہنگری، پولینڈ، چیکوسلواکیہ، ارجنٹائن، سپین البانیہ اور یوگوسلاویہ میں احمدیہ مشنوں کی بنیاد۔

1937ء احمدیہ مشن سیرالیون کا قیام۔

☆ روایات رفقاء محفوظ کرنے کی تحریک۔

☆ سالانہ جلسہ پر انقلاب حقیقی کے موضوع پر تقریر۔

1938ء خدام الاحمدیہ کی انقلاب انگیز مجلس کی بنیاد

☆ مصری فتنہ کا رد۔

☆ سالانہ جلسہ پر سیر روحانی کے ایمان افروز علمی لیکچروں کا آغاز۔

1939ء یوم پیشوایان مذاہب کی بنیاد۔

☆ جلسہ جوبلی پر ''خلافت راشدہ'' کے موضوع پر شاندار خطاب۔

1940ء تقویم ہجری شمسی کا اجراء۔

☆ تفسیر کبیر کی اشاعت کا آغاز۔

☆ مجلس انصار اللہ کی بنیاد۔

1942ء جلسہ سالانہ پر لیکچر نظام نو۔

1943ء افتاء کمیٹی کا تقرر۔

☆ ''اصول احمدیت'' پر تقریر بمقام قصور۔
☆ سالانہ جلسہ پر اسوہ حسنہ کے موضوع پر لیکچر۔

پانچواں دور

1944ء جناب الٰہی کی طرف سے مصلح موعود ہونے کا انکشاف اور آپ کا دعویٰ۔
☆ متعدد مبارک تحریکوں کا اجراء۔
☆ ہوشیار پور، لاہور، لدھیانہ اور دہلی کے عظیم الشان جلسوں سے خطاب۔
☆ تعلیم الاسلام کالج اور فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کا قیام۔
☆ سالانہ جلسہ پر تقریر بعنوان ''الموعود''۔
1945ء انگلستان اور ہندوستان کو باہمی صلح کا پیغام مرکزی اسمبلی کے انتخاب میں مسلم لیگ کی پر جوش اعانت۔
☆ لیکچر اسلام کا اقتصادی نظام۔
1946ء صوبائی الیکشن میں مسلم لیگ کی زبردست تائید۔
☆ پارلیمنٹری مشن کی آمد پر تحریک پاکستان کی حمایت۔
☆ مسلم لیگ کو عبوری حکومت میں شامل کرانے کے لئے کامیاب سفر دہلی۔
☆ اٹلی، فرانس، سوئٹزرلینڈ، بورنیو اور عدن میں احمدیہ مشنوں کی بنیاد۔
☆ انڈونیشیا کی تحریک آزادی کے حق میں آواز، مسلمانان عالم کو الانذار اور اتحاد کی دعوت۔
1947ء مطالبہ تقسیم پنجاب کے خلاف احتجاج۔
☆ سکھ قوم کو مسلم لیگ سے مفاہمت کرنے کی دردمندانہ اپیل۔
☆ قادیان اور اس کے نواح کو پاکستان میں شامل کرانے کی آئینی جدوجہد۔
☆ مسلم لیگ کے موقف کی مضبوطی کیلئے برطانیہ اور امریکہ سے قیمتی لٹریچر کی فراہمی اور مسٹر سپیٹ (باؤنڈری سپیشلسٹ) کو منگوانے کا انتظام۔

چھٹا دور

1947ء فرقہ وارانہ فسادات کے دوران قادیان سے ہجرت (31۔اگست)۔
☆ پاکستان میں جماعت احمدیہ کی تنظیم نو۔
☆ مہاجرین کی آبادکاری قادیان سے احمدی مردوں اور عورتوں کے بحفاظت لانے کا کارنامہ۔
☆ حفاظت قادیان۔
☆ پاکستان اور دیگر اسلامی ممالک کے داخلی مسائل پر راہ نمائی۔
☆ پاکستان اور اس کا مستقبل کے موضوع پر معلومات افزا چھ لیکچر۔
☆ ہالینڈ مشن کی بنیاد۔
1948ء استحکام پاکستان کے سلسلہ میں کراچی، پشاور، راولپنڈی اور کوئٹہ میں پبلک لیکچر۔
☆ ٹریکٹ الکفر ملۃ واحدہ اور مسلمانان عالم کو صیہونت کے خلاف متحد ہونے کی مخلصانہ اپیل اور اس کا نظام عمل۔
☆ آزادی کشمیر کے لئے فرقان بٹالین کا قیام۔
☆ اشاعت دین کے نئے مرکز ربوہ کی بنیاد۔
☆ اردن مشن کا قیام۔
☆ دیباچہ تفسیر القرآن کی اشاعت۔
☆ لیکچر سیالکوٹ بعنوان احمدیت کا پیغام۔
☆ تقریر کراچی ''قیام پاکستان اور ہماری ذمہ داریاں''۔
1949ء جرمن، مسقط اور گلاسگو میں احمدیہ مشنوں کا قیام۔
☆ بیت المبارک ربوہ کی تعمیر۔
1950ء کتاب ''اسلام اور ملکیت زمین'' کی تصنیف و اشاعت۔
☆ ربوہ کے مرکزی اداروں کا سنگ بنیاد۔
1951ء جامعہ نصرت کا افتتاح۔
☆ تقریر سالانہ جلسہ بعنوان چشمہ ہدایت۔
1952ء سالانہ جلسہ کے موقعہ پر تعلق باللہ کے موضوع پر لطیف تقریر۔
1953ء فسادات پنجاب کے دوران جماعت احمدیہ کی راہ نمائی اور نیم شبی دعاؤں اور پر حکمت ذرائع وتدابیر سے احمدیوں کی حفاظت اور قبل از وقت پیشگوئی کہ

''ساری دنیا مجھے چھوڑ دے مگر وہ انشاء اللہ مجھے کبھی نہیں چھوڑے گا۔ سمجھ لو کہ وہ میری مدد کے لئے دوڑا آ رہا ہے۔ وہ میرے پاس ہے وہ مجھ میں ہے''۔

☆ احمدیہ لٹریچر کی اشاعت کے لئے الشرکتہ الاسلامیہ اور دی اورینٹل اینڈ ریلجس پبلشنگ کمپنی کا قیام۔
☆ سلسلہ احمدیہ کی تاریخ محفوظ کرنے کا انتظام۔
☆ ڈچ ترجمہ قرآن کریم کی اشاعت۔
☆ مسئلہ وحی و نبوت کے متعلق اسلامی نظریہ۔
☆ تعلیم الاسلام کالج ربوہ کی عمارت کا سنگ بنیاد۔
☆ برما مشن کا احیاء۔
1954ء قادیانی مسئلہ کا جواب۔
☆ تحقیقاتی عدالت میں بصیرت افروز بیان۔
☆ قاتلانہ حملہ اور حضرت فضل عمر کا اہم پیغام اور معجزانہ شفایابی۔
☆ جرمن ترجمہ قرآن کی اشاعت۔
☆ لاہور کے سیلاب زدگان کی امداد اور متاثرہ علاقوں کا بنفس نفیس دورہ۔

ساتواں دور

1955ء بیماری کا حملہ۔ دوسرا سفر یورپ اور حضور کی صدارت میں مربیان یورپ کی کانفرنس اور دعوت دین سے متعلق اہم فیصلے۔
1956ء لائبیریا مشن کا قیام۔ فتنہ منافقین کا سدباب۔
☆ جلسہ سالانہ پر جلال انگیز تقاریر بعنوان۔ خلافت حقہ اسلامیہ و نظام آسمانی کی مخالفت اور اس کا پس منظر۔
1957ء تفسیر صغیر کی اشاعت۔
☆ ادارۃ المصنفین ربوہ کا قیام۔
☆ انتخاب خلافت سے متعلق لائحہ عمل کی منظوری۔
☆ سکنڈے نیویا مشن کا قیام۔
☆ ہمبرگ بیت الذکر کا افتتاح۔
1958ء وقف جدید کی بنیاد۔
☆ فضل عمر ہسپتال کا افتتاح۔
1959ء انڈونیشین زبان میں ترجمہ قرآن کی تکمیل۔
☆ بیت فرینکفورٹ کی تعمیر۔
☆ احباب جماعت اور اپنی اولاد کے نام اہم پیغام۔
1960ء فجی مشن کا قیام۔ نگران بورڈ کے قیام کی منظوری۔
1961ء آئیوری کوسٹ مشن کی بنیاد جماعت احمدیہ کے نام خصوصی پیغام کہ:۔

''دنیا میں پھیل جاؤ اور (دین) کی تعلیم کو دنیا کے گوشہ گوشہ میں پھیلا دو''

☆ سالانہ جلسہ پر تحریر فرمودہ روحانی خطاب۔
1962ء بیت محمود زیورک کی بنیاد۔
1963ء تاریخ احمدیت کے مکمل سیٹ برصغیر پاک و ہند کی لائبریریوں میں رکھوانے کی تحریک۔
65-1964ء صبر و رضا اور انقطاع الی اللہ کا مثالی نمونہ اور روحانی توجہ اور رقت انگیز دعاؤں سے جماعت احمدیہ کی تربیت۔
☆ یوم قادیان کی تقریب پر نونہالان احمدیت کے نام ولولہ انگیز پیغام اخلاص سے کام کرو اللہ تعالیٰ تمہارے اخلاص میں برکت دے۔
1965ء پاکستان پر بھارت کا حملہ اور جماعت کے نام پیغام کہ ''دعاؤں اور قربانیوں کے ساتھ اپنے محبوب وطن کو مستحکم اور ناقابل تسخیر بنا دو''۔
☆ صدر مملکت پاکستان کو اپنی جماعت احمدیہ کی طرف سے مکمل تعاون اور مدد کی یقین دہانی اور دفاع وطن کیلئے ہر مطلوبہ قربانی بجالانے کا عہد۔
☆ اپنی ذات سے وابستہ تمام خدائی نوشتوں کے ظہور کے بعد اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اٹھایا جانا۔
وکان امراً مقضیاً (7/8 نومبر 1965ء)

20 فروری 1886ء کی پیشگوئی بہت سے نشانات کا مجموعہ ہے

مصلح موعود کے علاوہ اس میں کئی مذاہب اور اپنی نسبت پیشگوئیاں ہیں

مرزا خلیل احمد قمر صاحب

خداتعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کو مخاطب کر کے فرمایا ”میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں اسی کے موافق جو تو نے مجھ سے مانگا سومیں نے تیری تضرعات کو سنا اور تیری دعاؤں کو اپنی رحمت سے بپایہ قبولیت جگہ دی اور تیرے سفر کو (جو ہوشیار پور اور لدھیانہ کا سفر ہے) تیرے لئے مبارک کر دیا۔ سو قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے فضل اور احسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے اور فتح اور ظفر کی کلید تجھے ملتی ہے۔

اے مظفر تجھ پر سلام۔ خدا نے یہ کہا تا وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں۔ موت کے پنجہ سے نجات پاویں اور وہ جو قبروں میں دبے پڑے ہیں باہر آویں اور تا دین (۔) کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو اور تاحق اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آ جائے اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے اور تا لوگ سمجھیں کہ میں قادر ہوں جو چاہتا ہوں سو کرتا ہوں اور تا وہ یقین لائیں کہ میں تیرے ساتھ ہوں اور تا انہیں میں جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لاتے اور خدا اور خدا کے دین اور اس کی کتاب اور اس کے پاک رسول محمد مصطفیٰ کو انکار اور تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں ایک کھلی نشانی ملے اور مجرموں کی راہ ظاہر ہو جائے۔

(پیشگوئی 20 فروری 1886ء ضمیمہ اخبار ریاض ہند امرتسر مطبوعہ یکم مارچ 1886ء)

مندرجہ بالا اقتباس 20 فروری 1886ء کی پیشگوئی سے لیا گیا ہے۔ یہ پیشگوئی جماعت احمدیہ میں پیشگوئی مصلح موعود کے نام سے معروف ہے۔ یہ پیشگوئی بہت سی پیشگوئیوں کا مجموعہ اور پیشگوئیوں کا سلسلہ ہے جس کا ایک حصہ پیشگوئی ولادت مصلح موعود ہے۔ حضرت مسیح موعود نے جب ماموریت کا دعویٰ فرمایا تو آپ کے مخاطب ہندوستان کے تمام مذاہب ہندو عیسائی سکھ اور مسلمان تھے۔ اور انہی کو آپ نے نشان نمائی کی دعوت دی تھی کہ آپ میرے پاس قادیان تشریف لاویں اور زندہ خدا کے زندہ نشان اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کریں۔ آپ نے قادیان آنے والوں کو ماہوار اخراجات کی ادائیگی کی پیشکش کی بلکہ ایک صاحب کے تو اخراجات دوسو روپے ماہوار کے حساب سے ایک سال کا خرچ بینک میں پیشگی جمع کروانے کو بھی کہا مگر ۔

آزمائش کے لئے کوئی نہ آیا ہر چند
ہر مخالف کو مقابل پہ بلایا ہم نے

حضرت اقدس کی اس صدائے عام کے نتیجہ میں قادیان کے آریوں نے ایک درخواست آپ کی خدمت میں اس مضمون کی پیش کی کہ آپ جو دور دراز کے بسنے والے لوگوں کو قادیان آ کر نشان دیکھنے کی دعوت دیتے ہیں ہم جو آپ کے ہمسایہ میں رہتے ہیں۔ ہمیں کیوں اس سے محروم رکھا جائے اس خیرات کو گھر سے شروع کیجیے اور پہلے ہمیں نشان دکھایئے۔

تو حضرت اقدس نے قادیان کے ہندوؤں کی درخواست کو قبول کرتے ہوئے خداتعالیٰ سے ایک ایسا نشان مانگا جو ہندوستان بھر کے تمام بڑے مذاہب سے تعلق رکھتا ہو۔ اس سلسلہ میں حضرت اقدس نے پہلے سوجان پور جانے کا ارادہ کیا مگر اللہ تعالیٰ نے فرمایا تیری عقدہ کشائی ہوشیار پور میں ہوگی۔ چنانچہ جنوری 1886ء میں ہوشیار پور تشریف لے گئے اور چالیس روز تک دعاؤں میں مشغول رہے اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعاؤں کو شرف قبولیت بخشتے ہوئے آپ کو ایک عظیم الشان نشان سے نوازا۔ جو بہت سے نشانات کا ایک مجموعہ اور سلسلہ نشانات پر مشتمل ہے۔

فرمایا منشی اندرمن مراد آبادی۔ پنڈت لیکھرام پشاوری خود اپنی نسبت اپنے جدی اقارب کی نسبت اپنے بعض دوستوں کی نسبت اور بعض اپنے فلاسفر قومی بھائیوں کی نسبت کہ گویا نجم الہند ہیں اور ایک دیسی امیر نووارد پنجابی الاصل کی نسبت بعض متوحش خبریں جو کسی کے ابتلاء اور کسی کی موت وفوت اعزہ اور کسی کی خود اپنی موت پر دلالت کرتی ہیں جو انشاء اللہ القدیر بعد تصفیہ لکھی جائیں گی منجانب اللہ منکشف ہوئی ہیں۔

اب ہم اس پیشگوئی کا ذرا تفصیل سے جائزہ لیتے ہیں یہ پیشگوئی چاروں بڑے مذاہب کے ساتھ یوں تعلق رکھتی ہے۔ پنڈت لیکھرام کا تعلق ہندوؤں سے تھا۔ ایک دیسی نوارد پنجابی الاصل سے مراد مہاراجہ دلیپ سنگھ کی واپسی ہے۔ اس کا تعلق سکھوں اور انگریزوں سے تھا۔ نجم الہند سے مراد سرسید احمد خان ہیں ان کا تعلق مسلمانوں سے تھا۔ خود اپنی نسبت۔ مصلح موعود کی پیدائش اور جماعت احمدیہ کا قیام۔ جدی اقارب ان کی مخالفت اور موت فوت اور آخرکار ناکامی و نامرادی بعض دوستوں کی نسبت سے مراد ایسے دوستوں کا ذکر ہے جو اس وقت بہت اخلاص محبت اور فدائیت کا اظہار کرتے تھے۔

آیئے ذرا تفصیل سے اس پیشگوئی کے پورا ہونے کا جائزہ لیں۔

پنڈت لیکھرام

پنڈت لیکھرام پشاوری حضرت اقدس کے مقابلہ پر آیا اس نے تمسخر استہزاء اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پر گندے الزامات کی بھرمار کر دی تھی۔ حضور نے اس کی موت کی پیشگوئی فرمائی بار بار اس کو تنبیہ فرماتے رہے۔ اس کی ہلاکت کے دن کو واضح کرتے ہوئے فرمایا کہ اس کی ہلاکت کا دن مسلمانوں کے خوشی کے دن سے ملحق ہوگا۔ آخرکار لیکھرام خدا کے قہری نشان کا مورد ہو کر 6 مارچ 1891ء کو اس دنیا سے کوچ کر گیا۔

دلیپ سنگھ

ایک دیسی امیر نووارد پنجابی الاصل کی نسبت بعض متوحش خبریں۔ اس سے پنجاب کے نامور حکمران رنجیت سنگھ کا بیٹا دلیپ سنگھ مراد ہے جو 6 سال کی عمر 18 ستمبر 1843ء کو تخت نشین ہوا۔ انگریزوں نے سکھوں کو جنگوں میں شکست دی آخرکار 29 مارچ 1849ء کو الحاق پنجاب کا معاہدہ طے پا گیا۔ انگریز دلیپ سنگھ کو انگلستان لے گئے حکومت نے اس کے لئے چار لاکھ پونڈ پینشن مقرر کی۔ علاوہ ازیں اسے سفالک Suffolk ایک بڑی جاگیر بھی دی گئی عمر کے آخری حصے میں دلیپ سنگھ کا یہ احساس شدت اختیار کر گیا کہ انگریزوں نے اس کے ساتھ زیادتی کی ہے اس خیال کے تحت اس نے ہندوستان میں بعض سکھ اکابرین سے خط وکتابت بھی کی۔ کہ وہ عوام میں اس کے لئے فضا ہموار کریں تا کہ پنجاب میں دوبارہ سکھ ریاست قائم کی جائے اس نے ایک سندھیانوالہ سردار کو اپنا وزیراعظم مقرر کیا۔ اور 1885ء میں برطانیہ سے ہندوستان کے لئے نکل کھڑا ہوا۔ حکومت برطانیہ نے اس کو ہندوستان میں داخل نہ ہونے دیا اسے عدن سے ہی واپس بھیج دیا۔ اس نے روس ترکی فرانس کی حکومتوں سے اس سلسلہ میں رابطے کئے۔

انگریزی حکومت

عیسائیوں کے لئے اس طرح کہ باوجود روس فرانس اور ترکی کی مدد سے دلیپ سنگھ ہندوستان میں داخل نہیں ہوگا۔ اور انگریزی حکومت سکھوں کے شور شرابے سے محفوظ رہے گی۔ بالآخر ایک نہایت مایوس کن اور پرالم زندگی گزارنے کے بعد مہاراجہ دلیپ سنگھ 23/اکتوبر 1893ء کو پیرس کے ایک ہوٹل میں مر گیا۔

سرسید احمد خان

مسلمانوں سے اس کا تعلق یوں بنتا ہے کہ ”بعض اپنے فلاسفر قومی بھائیوں کی نسبت گویا نجم الہند ہیں“ سے مراد سرسید احمد خان صاحب بانی تحریک گڑھ ہیں جنہوں نے یورپی فلسفہ کو مدنظر رکھتے ہوئے دینی بنیادی عقائد کی از سر نو توضیح کرنا شروع کی۔ جس کے لئے انہوں نے تفسیر احمدیہ کے نام سے قرآن مجید کی تفسیر لکھی اور قرآن مجید کے کئی مسائل متعلقہ وحی نبوت و جبرئیل و ملائکہ اور معجزات اور اجابت دعا وغیرہ سے انکار کیا اور اس کا باعث یورپ کے فلسفہ کا اثر ہے۔

حضرت اقدس نے سرسید احمد صاحب کو دعوت دی کہ وہ مجھ سے اپنے شکوک دور کرائیں اور وحی کے کلام اللہ ہونے کا میں اپنی الہامی پیشگوئیوں کے نمونہ سے ثبوت دینے کو تیار ہوں فرمایا:

اگر آپ چند ہفتہ اس عاجز کی صحبت میں رہیں تو آپ کے بہت سے امور مافوق العقل بڑی آسانی سے آپ کو معقول اور ممکن دکھائی دیں۔

آپ کا قرآن مجید کی تعلیم کو فلسفہ موجودہ کے خیالات کے تابع کرنا اس زمانہ کے دجالی فتنوں کی شاخوں میں سے ایک شاخ ہے آپ نے مصلح کے پیرایہ میں مسلمانوں کو نقصان پہنچایا۔

حضور نے سرسید احمد خان صاحب کو مخاطب کرتے ہوئے آئینہ کمالات اسلام میں ان کے عقائد کو حرف تنقید بنایا۔ اور ان کو احسن رنگ میں توجہ دلائی۔ پھر برکات الدعا میں بڑی وضاحت کے ساتھ قبولیت دعا کا فلسفہ بیان فرمایا اور تفسیر القرآن کے اصول بیان فرمائے۔ لیکھرام کی پیشگوئی کو بطور نمونہ پیش کیا اس سے ایک بات ثابت شدہ تھی کہ سرسید احمد خان صاحب کی زندگی میں ہی لیکھرام کی ہلاکت کی پیشگوئی پوری ہوئی۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا جس قوم کی فلاح اور ترقی کے سرسید احمد بہت خواہاں تھے اس کے ہاتھوں سے بہت ہموم وغموم کا شکار ہوئے۔ کالج کمیٹی کے اکاؤنٹنٹ شام بہاری لال نے ایک لاکھ ستر ہزار روپیہ کا غبن کیا اور جیل میں ہی مر گیا۔ سید محمود جس بیٹے کی تعلیم وتربیت پر سرسید نے بہت خرچ اور وقت صرف کیا اس نے آخری ایام میں سرسید احمد کو گھر سے نکال دیا تھا۔ حاجی اسمٰعیل خاں سید صاحب کو اپنے گھر لے گئے۔

مبشر احمد خالد صاحب

تعارف کتب حضرت مسیح موعود
سبز اشتہار

میر ولایت حسین لکھتے ہیں۔

جس وقت سید صاحب کوٹھی میں پہنچے تو سید صاحب نے ایک آہ کھینچی اور کہا ہائے افسوس ہم کو کیا معلوم تھا کہ سید محمود اس عمر میں ہم کو گھر سے نکال دیں گے ورنہ ہم کیا اس قابل نہ تھے کہ اپنے لئے ایک جھونپڑا بنالیتے۔

(آپ بیتی یا ایم اے او کالج علی گڑھ کی کہانی ص 121 از میر ولایت حسین ایم اے)

سرسید کا انتقال وہیں ہوا 28 مارچ 1898ء کی شب گیارہ بجے............سید صاحب کا نوکر عظیم کہتا ہے کہ محمد احمد کے ملازم سے دس روپیہ قرض لے کر وہ (تجہیز و تکفین) کا سامان لینے آیا ہے...........

(ص 122 ایضاً)

سرسید احمد خان بہت سے ہموم و غموم کو برداشت کرتے ہوئے راہی ملک عدم ہوئے۔

جدی اقارب کے لئے حجت

اپنے جدی اقارب کی نسبت سے مراد حضرت اقدس کے خاندان کے افراد ہیں جب حضرت اقدس نے یہ پیشگوئی شائع فرمائی تھی اس وقت حضور کے جدی اقارب کی تعداد 70 کے قریب تھی اور یہ صاحب اقتدار تھے اور حضور کے شدید مخالف تھے بلکہ مخالفت میں اس حد تک بڑھے ہوئے تھے کہ لیکھرام کو قادیان لانے کا موجب ہوئے اور جس طرح انہوں نے حضور کے خلاف ظلم و ستم اور اذیت دہی کا بازار گرم کر رکھا تھا۔ تاریخ احمدیت کے صفحات اس کے گواہ ہیں اس وقت حضرت اقدس اور آپ کی بیوی صرف دو افراد تھے۔ اللہ تعالیٰ نے چند سال میں ہی ان کے سب کبرو غرور رعونت اور مخالفت کو ختم کر کے رکھ دیا بہت سے خدا کے قہری نشانوں کا مورد ہوئے جو بچ گئے انہوں نے آپ کے سایہ عافیت میں پناہ حاصل کر کے زندگی کی امان پائی۔

دوستوں کی نسبت

"بعض دوستوں کی نسبت" اس میں ایسے دوستوں کا ذکر ہے جو ان ایام میں حضرت اقدس پر جان فدا کرنے کو تیار تھے۔ آپ کی قدم بوسی کرنا اپنے لئے باعث افتخار جانتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے حضور کو ان کے مستقبل سے اطلاع دی۔ مثلاً مولوی محمد حسین بٹالوی صاحب نے جن شاندار الفاظ میں براہین احمدیہ کی تصنیف کو خراج تحسین پیش کیا اور ایک طویل ریویو اپنے رسالہ اشاعت السنہ میں شائع کیا کوئی اس وقت اس کی مخالفت کا خیال کر سکتا تھا۔ اسی طرح میر عباس علی صاحب لدھیانوی جس طرح فدائیت کا نمونہ پیش کر رہے تھے اور حضور کے مقاصد کے لئے پیش پیش تھے بلکہ حضور ان کو بعض اوقات روکتے تھے۔ اسی طرح اور بھی کئی نام ہیں جو بعد میں حضور کے شدید مخالف ہو گئے بلکہ خم ٹھونک کر مقابلہ میں آ گئے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے ان سب کو خائب و خاسر کیا۔

یہ رسالہ روحانی خزائن جلد نمبر 2 کے ص 447 تا 470 کل 24 صفحات پر مشتمل ہے۔ اس کتاب کا اصل نام "حقانی تقریر بر واقعہ وفات بشیر" ہے۔ لیکن اس کے سبز کاغذ پر طبع ہونے کی وجہ سے "سبز اشتہار" کے نام سے مشہور ہو گیا اور یہ کتاب نومبر 1888ء میں تالیف اور شائع ہوئی۔ حضرت مسیح موعود نے یہ اشتہار ان نکتہ چینیوں کے جواب میں تحریر فرمایا جو بعض مخالفین نے بشیر اول کی وفات پر کیں۔ مثلاً کہ یہ وہی بچہ تھا جس کی نسبت اشتہار 20 فروری 1886ء اور 8/اپریل 1886ء اور 17 اگست 1887ء میں ظاہر کیا گیا تھا کہ وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔ اور اس میں مصلح موعود کے نام اور اس سے متعلقہ پیشگوئی کی وضاحت کی گئی۔ اس کتاب سے چند منتخب اقتباسات پیش ہیں:۔

انزال رحمت کے دو طریق

فرمایا:۔

"خدا تعالیٰ کی انزال رحمت اور روحانی برکت کے بخشنے کے لئے بڑے عظیم الشان دو طریق ہیں۔

(1) اول یہ کہ کوئی مصیبت اور غم و اندوہ نازل کر کے صبر کرنے والوں پر بخشش اور رحمت کے دروازے کھولے جیسا کہ اس نے خود فرمایا ہے (۔) (الجزو نمبر 2) یعنی ہمارا یہی قانون قدرت ہے کہ ہم مومنوں پر طرح طرح کی مصیبتیں ڈالا کرتے تھے اور صبر کرنے والوں پر ہماری رحمت نازل ہوتی ہے اور کامیابی کی راہیں انہیں پر کھولی جاتی ہیں جو صبر کرتے ہیں۔

(2) دوسرا طریق انزال رحمت کا ارسال مرسلین و نبیین و ائمہ و اولیاء و خلفاء ہے۔ تا ان کی اقتداء و ہدایت سے لوگ راہ راست پر آ جائیں۔ اور ان کے نمونہ پر اپنے تئیں بنا کر نجات پا جائیں۔ سو خدا تعالیٰ نے چاہا کہ اس عاجز کی اولاد کے ذریعہ سے یہ دونوں شق ظہور میں آ جائیں۔ (ص 461 حاشیہ)

اپنی نسبت

اپنی نسبت سے مراد ایک موعود فرزند کی ولادت سلسلہ احمدیہ کے قیام اور قیامت تک ممتد ہونے کی بشارت تھی۔ چنانچہ وہ موعود فرزند حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد 12 جنوری 1889ء کو پیدا ہوا۔ 12 جنوری 1889ء کو ہی آپ نے شرائط بیعت کا اعلان فرمایا اور 23 مارچ 1889ء کو سلسلہ احمدیہ کا قیام عمل میں آ گیا۔

غرضیکہ 20 فروری 1886ء کی پیشگوئی صرف بارہ سال کے قلیل عرصہ میں مختلف جہت سے پوری ہو کر خدا تعالیٰ کے ان الفاظ پر مہر تصدیق ثبت کر چکی تھی کہ تا دین............کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو اور تا حق اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آ جائے اور تا لوگ سمجھیں کہ میں قادر ہوں جو چاہتا ہوں کرتا ہوں اور تا وہ یقین لاویں کہ میں تیرے ساتھ ہوں۔

ابتلاؤں میں حکمت

فرمایا:۔

"عوام کو یہ معلوم نہیں کہ اللہ جل شانہ جس پودے کو اپنے ہاتھ سے لگاتا ہے اس کی شاخ تراشی اس غرض سے نہیں کرتا کہ اس کو نابود کر دیوے۔ بلکہ اس غرض سے کرتا ہے کہ تا وہ پودا پھول اور پھل زیادہ لاوے اور اس کے برگ اور بار میں برکت ہو۔ پس خلاصہ کلام یہ کہ انبیاء اور اولیاء کی تربیت باطنی اور تکمیل روحانی کے لئے ابتلاء کا ان پر وارد ہونا ضروریات سے ہے اور ابتلاء اس قوم کے لئے ایسا لازم حال ہے کہ گویا ان ربانی سپاہیوں کی ایک روحانی وردی ہے جس سے یہ شناخت کئے جاتے ہیں اور جس شخص کو اس سنت کے برخلاف کوئی کامیابی ہو وہ استدراج ہے نہ کامیابی۔ اور نیز یاد رکھنا چاہئے کہ یہ نہایت درجہ کی بدقسمتی و ناسعادتی ہے کہ انسان جلد تر بدظنی کی طرف جھک جائے اور یہ اصول قرار دے دیوے کہ دنیا میں جس قدر خدائے تعالیٰ کی راہ کے مدعی ہیں وہ سب مکار اور فریبی اور دوکاندار ہیں کیونکہ ایسے ردی اعتقاد سے رفتہ رفتہ وجود ولایت میں شک پڑے گا اور پھر ولایت سے انکاری ہونے کے بعد نبوت کے منصب میں کچھ کچھ ترددات پیدا ہو جاویں گے۔ اور پھر نبوت سے منکر ہونے کے پیچھے خدائے تعالیٰ کے وجود میں کچھ دغدغہ اور خلجان پیدا ہو کر یہ دھوکا دل میں شروع ہو جائے گا کہ شائد یہ ساری بات ہی بناوٹی اور بے اصل ہے اور شاید یہ سب اوہام باطلہ ہی ہیں کہ جو لوگوں کے دلوں میں جمتے ہوئے چلے آئے ہیں۔ سو اے سچائی کے ساتھ بجان و دل پیار کرنے والو! اور صداقت کے بھوکو اور پیاسو! یقیناً سمجھو کہ ایمان کو اس آشوب خانہ سے سلامت لے جانے کے لئے ولائیت اور اس کے لوازم کا یقین نہایت ضروریات سے ہے۔ ولائیت نبوت کے اعتقاد کی پناہ ہے اور نبوت اقرار وجود باری تعالیٰ کے لئے پناہ۔ پس اولیاء انبیاء کے وجود کے لئے میخوں کی مانند ہیں اور انبیاء خدا تعالیٰ کا وجود قائم کرنے کے لئے نہایت مستحکم کیلوں کے مشابہ ہیں سو جس شخص کو کسی ولی کے وجود پر مشاہدہ کے طور پر معرفت حاصل نہیں اس کی نظر نبی کی معرفت سے بھی قاصر ہے اور جس کو نبی کی کامل معرفت نہیں وہ خدا تعالیٰ کی کامل معرفت سے بھی بے بہرہ ہے اور ایک دن ضرور ٹھوکر کھائے گا اور سخت ٹھوکر کھائے گا۔ اور مجرد دلائل عقلیہ اور علوم رسمیہ کسی کام نہیں آئیں گی۔

(ص 460-461)

سچوں اور کچوں میں فرق

فرمایا:۔

"یہ بھی نہیں سمجھنا چاہئے کہ کسی اجتہادی غلطی سے ربانی پیش گوئیوں کی شان و شوکت میں فرق آ جاتا ہے یا وہ نوع انسان کے لئے چنداں مفید نہیں رہتیں یا وہ دین اور دینداروں کے گروہ کو نقصان پہنچاتے ہیں کیونکہ اجتہادی غلطی اگر ہو بھی تو محض درمیانی اوقات میں بطور ابتلاء کے وارد ہوتی ہے اور پھر اس قدر کثرت سے سچائی کے نور ظہور پذیر ہوتے ہیں اور تائیدات الٰہیہ اپنے جلوے دکھاتے ہیں کہ گویا ایک دن چڑھ جاتا ہے اور مخاصمین کے سب جھگڑے ان سے انفصال پا جاتے ہیں۔ لیکن اس روز روشن کے ظہور سے پہلے ضرور ہے کہ خدا تعالیٰ کے فرستادوں پر سخت آزمائشیں وارد ہوں اور ان کے پیرو اور تابعین بھی بخوبی جانچے اور آزمائے جائیں تا خدا تعالیٰ سچوں اور کچوں اور ثابت قدموں اور بزدلوں میں فرق کر کے دکھلا دیوے۔" (ص 457)

بیعت لینے کا حکم

میں اس جگہ ایک اور پیغام بھی خلق اللہ کو عموماً اور اپنے بھائی (۔) کو خصوصاً پہنچاتا ہوں کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ جو لوگ حق کے طالب ہیں وہ سچا ایمان اور سچی ایمانی پاکیزگی اور محبت مولیٰ کا راہ سیکھنے کے لئے اور گندی زیست اور کاہلانہ اور غدارانہ زندگی کے چھوڑنے کے لئے مجھ سے بیعت کریں۔ پس جو لوگ اپنے نفسوں میں کسی قدر یہ طاقت پاتے ہیں انہیں لازم ہے کہ میری طرف آویں کہ میں ان کا غمخوار ہوں گا اور ان کا بار ہلکا کرنے کے لئے کوشش کروں گا اور خدا تعالیٰ میری دعا اور میری توجہ میں ان کے لئے برکت دے گا بشرطیکہ وہ ربانی شرائط پر چلنے کے لئے بدل و جان طیار ہوں گے یہ ربانی حکم ہے جو آج میں نے پہنچا دیا ہے۔ (ص 470)

حضرت مصلح موعود کی محبت الٰہی اور عبادات میں شغف

مکرم عبدالباسط شاہد صاحب

اللہ تعالیٰ کی عبادت میں شغف وانہماک اور محبت الٰہی کی خوشبو حضرت مصلح موعود کی ہر حرکت وعمل سے ظاہر ہوتی۔ وہ لوگ جو آپ کو شروع سے جانتے تھے ان کی گواہی بھی یہی ہے۔ حضرت شیخ غلام احمد صاحب واعظ کا بیان ہے۔

''مرزا محمود احمد صاحب کو باقاعدہ تہجد پڑھتے ہوئے دیکھا اور یہ بھی دیکھا کہ وہ بڑے لمبے لمبے سجدے کرتے ہیں۔''

مکرم شیخ فضل احمد صاحب بٹالوی نے بھی آپ کو تہجد کی نماز میں لمبے لمبے سجدے اور خشوع وخضوع سے دعائیں کرتے ہوئے دیکھا تو ان کے دل میں ایک عجیب سوال پیدا ہوا۔ مکرم شیخ صاحب بیان کرتے ہیں کہ:۔

''آپ کے اس جوانی کے عالم میں جبکہ ہر طرح کی سہولت اپنے گھر میں حاصل ہے، زمینداری بھی ہے اور ایک شاہانہ قسم کی زندگی بطور صاحبزادہ، شہزادہ بسر کر رہے ہیں تو میرے دل میں سوال پیدا ہوا کہ آپ کو کس ضرورت نے مجبور کیا ہے کہ وہ تہجد میں آ کر لمبی لمبی دعائیں کریں۔ یہ بات میرے دل میں بار بار یہ سوال پیدا کرتی تھی لیکن حضرت ممدوح سے پوچھنے کی جرأت نہ پاتے تھے لیکن ایک دن میں نے جرأت کر کے آپ سے جبکہ وہ حضرت خلیفہ اول کی صحبت سے اٹھ کر اپنے گھر کو جا رہے تھے راستے میں السلام علیکم کر کے روک لیا اور اپنی طرف متوجہ کر لیا اور نہایت عاجزی سے حضرت میاں صاحب کی خدمت میں معافی مانگ کر پوچھا کہ وہ مقصد جس کے لئے آپ تہجد میں لمبی لمبی دعائیں کرتے ہیں وہ کیا ہے؟ اور نیز عرض کیا کہ میں بھی اس غرض کے لئے دعا کروں گا تا کہ وہ غرض آپ کو حاصل ہو جائے۔ اس کے جواب میں حضرت ممدوح نے مسکرا کر فرمایا کہ وہ اللہ تعالیٰ سے اس بات کی دعا کرتے ہیں کہ خدا کے راستے میں جو انہوں نے کام کرنا ہے اس کے لئے انہیں مخلص دوست اور مددگار میسر آ جائیں۔''

(سوانح فضل عمر جلد 5 ص 60)

حضور اپنی نوجوانی کے ایام میں حج بیت اللہ کا فریضہ ادا کرنے کے لئے گئے خدا تعالیٰ کے گھر کو دیکھ کر جو محویت آپ پر طاری ہوئی اس کے متعلق حضور بیان فرماتے ہیں۔

''میں جب حج کے لئے گیا تو میں نے بھی یہی دعا مانگی تھی مگر یہ خیال حضرت خلیفہ اول ہی کی ایجاد سے تھا اور کہتے ہیں الفضل للمتقدم ......

بے شک جب میں نے یہ دعا کی تو یہ بھی نقل تھی مگر حقیقت یہ ہے کہ اس وقت مجھے یہ واقعہ یاد نہیں تھا بلکہ اتنا بھی خیال نہیں تھا کہ میں زندہ بھی ہوں۔ میں تو سمجھتا تھا کہ میں مر چکا ہوں اور اسرافیل صُور پھونک رہا ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے ارشاد ہے کہ میری طرف چلے آؤ۔'' (الفضل 8 نومبر 1939ء)

اس عظیم عبادت کے موقع پر آپ نے سات جانور قربان کئے۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔

''جب حج کے لئے گیا تو میں نے سات قربانیاں کی تھیں۔ ایک رسول کریم ﷺ کی طرف سے، ایک حضرت مسیح موعود کی طرف سے، ایک والدہ صاحبہ کی طرف سے، ایک حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی طرف سے، ایک اپنی طرف سے، ایک اپنی بیوی کی طرف سے اور ایک جماعت کے دوستوں کی طرف سے۔''

(الفضل 20 جنوری 1935ء)

سیر وتفریح کے وقت بھی عبادت کی طرف دھیان رہا آپ فرماتے ہیں:۔

''ایک دفعہ میں دہلی گیا ہوا تھا۔ میری مرحومہ بیوی سارہ بیگم اور میری لڑکی عزیزہ ناصرہ بیگم نے امتحان پاس کیا تھا اور میں نے ان سے وعدہ کیا تھا کہ امتحان پاس کرنے کے بعد میں تمہیں آگرہ اور دہلی وغیرہ کی سیر کراؤں گا میں انہیں دہلی کا قلعہ دکھانے لے گیا جب سیر کرتے کرتے ہم قلعہ کی مسجد کے پاس پہنچے تو میں نے اپنی بیوی اور بچی سے کہا کہ اب تو یہ قلعہ فوج کے قبضہ میں ہے نہ معلوم یہاں خدا تعالیٰ کا ذکر کبھی کسی نے کیا ہے یا نہیں آؤ ہم یہاں نماز پڑھ لیں۔ چنانچہ ہم نے وہاں پانی منگوایا وضو کیا اور نماز پڑھی ...... میں بہت دیر تک نماز میں مشغول رہا اور دعائیں کرتا رہا۔'' (الفضل 28 فروری 1943ء)

ایسی حالت کے متعلق ہی بزرگوں نے کہا ہے کہ جو دم غافل سو دم کافر۔ آپ ہر حال میں خدا کو یاد رکھتے تھے۔

ایک نماز کے رہ جانے کے خیال سے جو حالت ہوئی اس سے پتہ چلتا ہے کہ عبادت کی طرف آپ کے انہماک کا کیا عالم تھا۔ فرماتے ہیں:۔

''مجھے یاد ہے چند سال ہوئے میں ایک دفعہ دفتر سے اٹھا تو مغرب کے قریب جبکہ سورج زرد ہو چکا تھا مجھے یہ وہم ہو گیا کہ آج مجھے کام میں مصروف رہنے کی وجہ سے عصر کی نماز پڑھنی یاد نہیں رہی جب یہ خیال میرے دل میں آیا تو یکدم میرا سر چکرایا اور قریب تھا کہ اس شدت غم کی وجہ سے میں اس وقت گر کر مر جاتا کہ معاً اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجھے یاد آ گیا کہ فلاں شخص نے مجھے نماز کے وقت آ کر آواز دی تھی اس وقت میں نماز پڑھ رہا تھا پس میں نماز پڑھ چکا ہوں لیکن اگر مجھے یہ بات یاد نہ آتی تو اس وقت مجھ پر اس غم کی وجہ سے جو کیفیت ایک سیکنڈ میں ہی طاری ہو گئی وہ ایسی تھی کہ میں سمجھتا تھا اب اس صدمہ کی وجہ سے میری جان نکل جائے گی۔ میرا سر یکدم چکرا گیا اور قریب تھا کہ میں زمین پر گر کر ہلاک ہو جاتا۔''

(الفضل 24 جنوری 1945ء)

کم خورانی بھی صوفیاء کے نزدیک قرب الٰہی کے حصول کا ذریعہ ہے۔ مندرجہ ذیل بیان سے عبادات میں شغف اور کم کھانے کے متعلق آپ کے معمولات کا پتہ چلتا ہے۔ آپ فرماتے ہیں:۔

''آجکل رمضان ہے اور روزہ کی وجہ سے زیادہ تقریر نہیں کی جا سکتی۔ دوسرے نیّر صاحب نے رات کو میجک لینٹرن کے ذریعہ سفر یورپ اور ...... افریقہ کے حالات دکھائے ہیں گو اس سے بہت فائدہ ہوا ہے مگر سحری کو اس وقت آنکھ نہ کھلی جس وقت کھلنی چاہئے تھی اور میں دعا ہی کر رہا تھا کہ اذان ہو گئی اس لئے میں کھانا نہ کھا سکا۔ میں آجکل شام کو کھانا نہیں کھایا کرتا بلکہ سحری کو کھاتا ہوں لیکن آج سحری کو بھی نہ کھا سکا۔ اس وجہ سے بھی لمبی تقریر کرنا مشکل ہے تاہم میں کوشش کروں گا کہ جس قدر ہو سکے بیان کروں کیونکہ احباب دور دور سے آئے ہیں۔''

(رپورٹ مجلس مشاورت 1925ء ص 13,12)

حضرت خلیفہ اول بھی حضور کی نیکی اور تقویٰ کے معترف اور قدردان تھے یہی وجہ ہے کہ آپ کی نوعمری کے باوجود آپ کو امام الصلوٰۃ اور خطیب مقرر کیا ہوا تھا۔ ایک دفعہ جب آپ سے کسی نے اس امر کے متعلق دریافت فرمایا تو آپ نے فرمایا:۔

''قرآن کریم نے تو ہمیں یہ بتایا کہ ان اکرمکم ...... (الحجرات: 14) مجھ کو جماعت میں میاں صاحب جیسا کوئی متقی بتا دیں۔''

مزید برآں تاریخ سے یہ بھی ثابت ہے کہ حضرت خلیفہ اول حضرت صاحبزادہ مرزا محمود احمد صاحب سے ہر اہم کام میں مشورہ لیتے، سب سے زیادہ آپ کو اپنا مزاج شناس سمجھتے اور اہم امور کی بہتر سرانجام دہی کے لئے دعا کی درخواست بھی کرتے۔

آپ کے زہد وتقویٰ کا اس امر سے بھی اندازہ ہوتا ہے کہ آپ نے شروع سے ہی اپنے آپ کو دین کے لئے وقف کر دیا تھا اور کسی دنیوی کام اور دھندے کی طرف رغبت نہ رکھی تھی اس کا ثبوت مندرجہ ذیل واقعہ سے ملتا ہے جو حضور نے خود بیان فرمایا ہے۔

''حضرت مسیح موعود کی وفات کے بعد ایک دن ہمارے نانا جان والدہ صاحبہ کے پاس آئے اور انہوں نے غصہ میں رجسٹر زمین پر پھینک دیئے اور کہا کہ میں کب تک بڈھا ہو کر بھی تمہاری خدمت کرتا رہوں اب تمہاری اولاد جوان ہے اس سے کام لو اور زمینوں کی نگرانی ان کے سپرد کرو۔ والدہ نے مجھے بلایا اور رجسٹر مجھے دے دیئے اور کہا کہ تم کام کرو تمہارے نانا یہ رجسٹر پھینک کر چلے گئے ہیں۔ میں ان دنوں قرآن اور حدیث کے مطالعہ میں ایسا مشغول تھا کہ جب زمینوں کا کام مجھے کرنے کے لئے کہا گیا تو مجھے ایسا محسوس ہوا جیسے کسی نے مجھے قتل کر دیا ہے۔ مجھے یہ بھی پتہ نہیں تھا کہ جائیداد ہے کیا بلا اور وہ کس سمت میں ہے مغرب میں ہے یا مشرق میں شمال میں ہے یا جنوب میں۔''

(الفضل 22 / اکتوبر 1955ء)

عبادت میں انہماک وشغف اور دعا پر یقین کے متعلق حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خاں صاحب لکھتے ہیں:۔

ہم دھرم سالہ پہنچے مگر وہاں بارش کی زیادتی کی وجہ سے آب وہوا ناموافق ثابت ہوئی اس لئے ڈلہوزی میں مکان تلاش کرا کر وہاں پہنچ گئے۔ یہاں کی آب وہوا موافق رہی۔

ایک روز حضور نے بعض ساتھیوں کو ہمراہ لے کر دو تین میل کے فاصلے پر جنگل میں دعا کی۔ اس غرض کے لئے دو رکعت نماز باجماعت ادا کی۔ باوجودیکہ حضور کو انفلوئنزا کے گزشتہ حملہ کی وجہ سے کمزوری لاحق تھی اور قریب ہی میں بخار کا حملہ بھی ہو چکا تھا مگر دعا کے لئے اس قدر لمبے سجدے حضور نے کئے کہ مقتدی تھک تھک گئے مگر حضور نے دعا کو جاری رکھا اور ڈیڑھ گھنٹہ سے زائد وقت میں دو رکعت نماز ادا کی۔

(ایاز محمود جلد چہارم ص 199)

خاکسار عرض کرتا ہے کہ ہر رمضان کے آخر میں درس کے اختتام پر حضور کی لمبی لمبی دعائیں جن میں خشیت اور گریہ وزاری کا ایک عجیب عالم ہوتا تھا، جلسہ سالانہ کے افتتاح اور اختتام پر آپ کی متضرعانہ دعائیں، اسی طرح مجلس شوریٰ کے شروع میں، ربوہ کی آبادی اور افتتاح کے مواقع پر، بیت مبارک کی بنیاد رکھتے ہوئے، حضرت میر محمد اسحاق صاحب کی وفات پر نہایت تضرع سے دعاؤں کا نظارہ تو ابھی بھی آنکھوں کے آگے گھومتا ہے۔

مکرم مولانا عبدالرحمان صاحب انور کو مختلف حیثیتوں میں آپ کے ساتھ لمبا عرصہ کام کرنے کی سعادت حاصل ہوئی وہ اپنے طویل مشاہدے اور بار ہا کے تجربات کا خلاصہ بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں:۔

''یہ ایک حقیقت ہے کہ حضور اگرچہ عام انسان تھے لیکن حضور کے کاموں کو دیکھنے کے بعد ہر شخص یہ تسلیم کرنے کے لئے مجبور ہو جاتا ہے کہ اس خاص انسان کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا بہت ہی خاص تعلق ہے اور اس کی خاص تائید اس کے شامل حال ہے چنانچہ بار ہا دیکھا گیا ہے کہ حضور کو کسی ایسی چیز کی ضرورت محسوس ہوئی ہے جو عام حالات میں قریباً ناممکن الحصول ہوتی تھی تو پھر اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے اس کے حصول کے سامان ہو جایا کرتے تھے گویا اللہ تعالیٰ کے فرشتے حضور کے منشاء کی تکمیل میں لگ جایا کرتے تھے۔''

(الفرقان فضل عمر نمبر دسمبر جنوری 1966ء ص 43)

اس تائید الٰہی کی بے شمار مثالوں میں سے ایک مثال درج ذیل ہے۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔

''چند سال ہوئے مجھے ایک مکان کی تعمیر کے لئے روپیہ کی ضرورت پیش آئی میں نے اندازہ کرایا تو مکان کے لئے اوراس وقت کی بعض ضروریات کے لئے دس ہزار روپیہ درکار تھا۔ میں نے خیال کیا کہ جائیداد کا کوئی حصہ بیچ دوں یا کسی سے قرض لوں اتنے میں ایک دوست کی چٹھی آئی کہ میں چھ ہزار روپیہ بھیجتا ہوں اس کے بعد چار ہزار باقی رہ گیا ایک تحصیلدار دوست نے لکھا کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ حضرت مسیح موعود تشریف لائے ہیں اور فرماتے ہیں کہ ہمیں دس ہزار روپیہ کی ضرورت تھی اس میں سے چھ ہزار تو مہیا ہوگیا ہے باقی چار ہزار تم بھیج دو مجھے تو اس کا کوئی مطلب سمجھ نہیں آیا اگر آپ کو کوئی ذاتی ضرورت یا سلسلہ کے لئے درپیش ہو تو میرے پاس چار ہزار روپیہ جمع ہے میں وہ بھیج دوں۔ میں نے انہیں لکھا کہ واقعی صورت تو ایسی ہی ہے بعینہ اسی طرح ہوا ہے۔ گویا ضرورت مجھے تھی لیکن اللہ تعالیٰ نے میرے منہ سے کہلوانے کی بجائے اس دوست کو حضرت مسیح موعود کے منہ سے کہلوا دیا۔ نہ اسے علم تھا کہ مجھے دس ہزار کی ضرورت ہے اور یہ کہ اس میں سے کسی نے چھ ہزار بھیج دیا ہے اور اب صرف چار ہزار باقی ہے اور نہ مجھے علم تھا کہ اس کے پاس روپیہ ہے مگر اللہ تعالیٰ نے خود ہی تمام اس کے لئے انتظام فرمادیا۔ تو بعض اوقات ایسے مواقع اللہ تعالیٰ خود ہی بہم پہنچا دیتا ہے۔ اس کے خاص بندوں کے لئے یہ صورت عام ہوتی ہے اور عام بندوں کے لئے شاذ کے طور پر لیکن سب ہی کے لئے حقیقی نصرت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتی ہے۔''

(الفضل 11۔ جولائی 1939ء)

فرمایا:۔

''میں اسی قادر و توانا خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کی جھوٹی قسم کھانا لعنتیوں کا کام ہے کہ میرا یہ عقیدہ ہے کہ باوجود ایک سخت کمزور انسان ہونے کے مجھے خدا تعالیٰ نے ہی خلیفہ بنایا ہے اور میں اسی کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اس نے آج سے 22، 23 سال پہلے مجھے رویا کے ذریعہ یہ بتا دیا تھا کہ تیرے سامنے ایسی مشکلات پیش آئیں گی کہ بعض دفعہ تیرے دل میں بھی یہ خیال پیدا ہوگا کہ اگر یہ بوجھ علیحدہ ہو سکتا ہو تو اسے علیحدہ کردیا جائے مگر تو اس بوجھ کو ہٹا نہیں سکے گا اور یہ کام بہر حال نباہنا پڑے گا اگر میں اس بیان میں جھوٹا ہوں تو اللہ تعالیٰ کی مجھ پر لعنت ہو۔''

(الفضل 20 نومبر 1937ء ص 7)

خدا تعالیٰ پر توکل اور خدائی وعدوں کے پورا ہونے پر مکمل یقین جو مخالفت کی شدت، مخالفوں کی کثرت، مخالفانہ حالات اور فتنہ گروں کی فتنہ سامانیوں میں کبھی بھی متزلزل یا کم نہ ہوا بلکہ ہمیشہ بڑھتا ہی چلا گیا۔ آپ کس پُرشوکت انداز میں اس کا اظہار کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

''میں بے شک انسان ہوں خدا نہیں ہوں مگر میں یہ کہنے سے نہیں رہ سکتا کہ میری اطاعت اور فرماں برداری میں خدا تعالیٰ کی اطاعت اور فرماں برداری ہے۔ مجھے جو بات کہنے کا خدا تعالیٰ نے حکم دیا ہے میں اسے چھپا نہیں سکتا۔ مجھے اپنی بڑائی بیان کرنے میں شرم محسوس ہوتی ہے اور میں اس وقت تک اس شرم کی وجہ سے رکا رہا ہوں لیکن آخر خدا تعالیٰ کے حکم کو بیان کرنا ہی پڑتا ہے۔ میں انسانوں سے کام لینے کا عادی نہیں ہوں۔ تم بائیس سال سے مجھے دیکھ رہے ہو اور تم میں سے ہر ایک اس امر کی گواہی دے گا کہ ذاتی طور پر کسی سے کام لینے کا میں عادی نہیں ہوں حالانکہ اگر میں ذاتی طور پر بھی کام لیتا تو میرا حق تھا مگر میں ہمیشہ اس کوشش میں رہتا ہوں کہ خود دوسروں کو فائدہ پہنچاؤں مگر خود کسی کا ممنون احسان نہ ہوں۔ خلفاء کا تعلق ماں باپ سے بھی زیادہ ہوتا ہے۔ تم میں سے کوئی ایسا نہیں جس سے اس کے ماں باپ نے خدمات نہ لی ہوں گی مگر کوئی نہیں کہہ سکتا کہ کسی سے ذاتی فائدہ اٹھانے یا خدمات لینے کی میں نے کوشش کی ہو۔ میرے پاس بعض لوگ آتے ہیں کہ ہم تحفہ پیش کرنا چاہتے ہیں۔ آپ اپنی پسند کی چیز بتا دیں مگر میں خاموش ہو جاتا ہوں۔ آج تک ہزاروں نے مجھ سے یہ سوال کیا ہوگا مگر ایک بھی نہیں کہہ سکتا کہ میں نے اس کا جواب دیا ہو۔ میرا تعلق خدا تعالیٰ سے ایسا ہے کہ وہ خود میری دستگیری کرتا ہے اور میرے تمام کام خود کرتا ہے۔''

(الفضل 4 ستمبر 1937ء)

فرمایا:۔

''میرے ساتھ اللہ تعالیٰ کا معاملہ بالکل سید عبدالقادر جیلانیؒ والا ہے۔ وہ میرے لئے اپنی قدرتیں دکھاتا ہے مگر نادان نہیں سمجھتا ہے۔ یہ زمانہ چونکہ بہت شبہات کا ہے اس لئے میں تو اس قدر احتیاط کرتا ہوں کوشش کرتا ہوں دوسروں سے زیادہ ہی قربانی کروں۔

''پس یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ کی تائید اور نصرت کو دیکھتے ہوئے میں انسانوں پر انحصار نہیں کرسکتا اور تم بھی یہ نصرت اس طرح حاصل کر سکتے ہو کہ اطاعت کا اعلیٰ نمونہ دکھاؤ اور ایسا کرنے میں صرف خلیفہ کی اطاعت کا ثواب نہیں بلکہ موعود خلیفہ کی اطاعت کا ثواب تمہیں ملے گا اور اگر تم کامل طور پر اطاعت کرو تو مشکلات کے بادل اڑ جائیں گے تمہارے دشمن زیر ہو جائیں گے اور فرشتے آسمان سے تمہارے لئے ترقی والی نئی زمین اور تمہاری عظمت وسطوت والا نیا آسمان پیدا کریں گے لیکن شرط یہی ہے کہ کامل فرماں برداری کرو۔ جب تم سے مشورہ مانگا جائے مشورہ دو ورنہ چپ رہو، ادب کا مقام یہی ہے لیکن اگر تم مشورہ دینے کے لئے بیتاب ہو تو بغیر پوچھے بھی دے دو مگر عمل وہی کرو جس کی تم کو ہدایت دی جائے۔ ہاں صحیح اطلاعات دینا ہر مومن کا فرض ہے اور اس کے لئے پوچھنے کا انتظار نہیں کرنا چاہئے باقی رہا عمل اس کے بارہ میں تمہارا فرض صرف یہی ہے کہ خلیفہ کے ہاتھ اور اس کے ہتھیار بن جاؤ تب ہی برکت حاصل کرسکو گے اور تب ہی کامیابی نصیب ہوگی۔'' (الفضل 4 ستمبر 1937ء ص 9)

در مدح حضرت مصلح موعود

اے تخیل گر رسائی پر تجھے کچھ ناز ہے
تا سرِ عرشِ بریں تیری اگر پرواز ہے

شاخ ہائے سدرہ پر گر تُو نشیمن ساز ہے
عالمِ ملکوت سے تو کچھ اگر ہمراز ہے

تو میرے محمود کے احسان کی تصویر کھینچ
نقش ان کے حُسن کا در پردۂ تحریر کھینچ

پنجۂ تسخیر سے بالا مہِ کامل نہیں
توڑنا تارے فلک کے یہ کوئی مشکل نہیں

غیر ممکن کچھ بیانِ جذبہ ہائے دل نہیں
اور بیروں از احاطہ بحرِ بے ساحل نہیں

پر احاطہ مردِ کامل کا بہت دشوار ہے
یہ وہ نکتہ ہے جہاں ادراک بھی لاچار ہے

مولانا ظفر محمد ظفرؔ

تبرکات

حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی معرکۃ الآراء تصانیف کا پُر لطف اور فاضلانہ تذکرہ

کسی شخص نے آپ سے یہ دریافت کیا کہ آپ کی تعلیم کہاں تک ہے۔ تو آپ نے اسے جواب دیا تھا۔ کہ میں قرآن شریف پڑھا ہوا ہوں۔ وہ شخص اس بات کو نہ سمجھ سکا۔ کہ حضور کا یہ مطلب ہے کہ قرآن شریف کو حقیقی طور پر جاننے والا تمام علوم حقہ پر حاوی ہوتا ہے اور کوئی علم قرآن شریف سے باہر نہیں ہے۔

چنانچہ آپ کی تصانیف، خطبات تقاریر، گفتگو، تحقیقات، قرآنی علوم کی روشنی میں جاری وساری رہی ہیں۔ ہر امر میں آپ نے قرآن شریف کو ہادی اور رہنما بنایا اور آپ کی ہر تصنیف اسی نقطۂ مرکزی کے گرد گھومتی ہے۔ اور جماعت احمدیہ کی کامیابی کا یہی راز ہے۔

غرض ہمارے امام کی تمام تصانیف قرآن شریف کی تفاسیر ہیں۔ اور دراصل ہمارے امام کی ولادت سے بھی پیشتر اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کو الہاماً بتایا تھا:۔

''سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا۔ ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا۔ وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت ونسل ہوگا۔''
(اشتہار 20 فروری 1886ء)

اس پیشگوئی کے تقریباً تین سال بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی ولادت 12 جنوری 1889ء کو ہوئی اور پیدا ہونے والے لڑکے کے متعلق مذکورہ بالا پیشگوئی میں یہ بھی مقرر اور مقدر ہو چکا تھا کہ:۔ ''تا دین (۔) کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو۔'' (اشتہار 20 فروری 1886ء)

درخت اپنے پھلوں سے پہچانا جاتا ہے۔ اور حضور کی تصانیف کی غرض وغایت یہی ہے کہ دین حق کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو۔ اس تعلق میں آپ کی سب سے بڑی تصنیف ''تفسیر کبیر'' ہے۔ جو اس وقت تک کی تمام تفاسیر میں ایک ممتاز درجہ رکھتی ہے۔ اور اس کی خصوصیات میں سے چند خصوصیات درج ذیل ہیں:۔

(i) لغت عرب پر ایک بسیط نظر اور لغت عرب کے اسرار وغوامض کا نمایاں کرنا اور قرآن شریف کے مطالب کو لغت کی روشنی میں واضح کرنا اور غیروں کے اعتراضات اور اپنوں کی نافہمی کو دور کرنا۔

(ii) موجودہ زمانہ میں فلسفہ، سائنس، طبیعات، ایجادات اپنے عروج کو پہنچ چکی ہیں اور ''تفسیر کبیر'' میں علوم حاضرہ کے متعلق سیر حاصل بحث کی گئی ہے۔ اور یہ ثابت کیا گیا ہے کہ کوئی سچا علم ایسا نہیں جو قرآن میں موجود نہ ہو۔ اور نیز کوئی علم، فلسفہ یا سائنس ایسا نہیں ہوسکتا، جو قرآن پر غالب آسکے بلکہ قرآنی علوم تمام سچے فلسفوں کو شامل کرتے ہیں۔ کیونکہ قرآن شریف خدا تعالیٰ کا قول ہے۔ اور یہ کائنات اور اس کے قوانین خدا تعالیٰ کا فعل ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کا قول و فعل متضاد نہیں ہو سکتے۔ تفسیر کبیر میں جا بجا یہ اصول اجاگر کیا گیا ہے۔

(iii) تفسیر کبیر محض ایک علمی کتاب ہی نہیں بلکہ اس کے پڑھنے سے ایک وجدان اور تاثیر پیدا ہوتی ہے اور نبی کریم ﷺ کا عشق اور عملی قوتیں بیدار ہو کر دین کی خدمت کے لئے تیار ہو جاتی ہیں۔ اور پڑھنے والے کی روح بول اٹھتی ہے کہ ؎

دل میں یہی ہے ہر دم تیرا صحیفہ چوموں
قرآں کے گرد گھوموں کعبہ مرا یہی ہے

(iv) اس زمانے میں جب بعض علما کو فلسفہ اور سائنس سے مقابلہ پڑا تو ان میں سے بعض نے احساس کمتری دکھایا اور (دین) کی طرف سے معذرتیں پیش کیں۔

چنانچہ تفسیر کبیر کا مقدمہ نہ صرف قرآن شریف کی طرف سے دفاع کرتا ہے۔ بلکہ تمام باطل مذاہب پر ایک جارحانہ حملہ ہے۔ ضروری ہے کہ موجودہ فلسفہ اور سائنس کا مقابلہ کرنے کے لئے علوم جدیدہ کا مطالعہ کیا جائے اور تفسیر کبیر سے ظاہر ہے۔ کہ فلسفہ اور سائنس کے جدید ترین اصول بھی اس میں زیر بحث آئے ہیں۔ اکثر تفسیر نویسوں نے فلسفہ اور سائنس کو مدنظر نہیں رکھا، نہ انہیں ان کا مطالعہ حاصل تھا۔ اور نہ وہ ان کا جواب دے سکتے تھے۔

لیکن تفسیر کبیر اس شخص کی تصنیف ہے۔ جس کے متعلق پیشگوئی تھی۔ ''وہ سخت ذہین وفہیم ہوگا اور دل کا حلیم اور علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا''۔ (اشتہار 20 فروری 1886ء) چنانچہ تفسیر کبیر علوم ظاہری و باطنی کی حامل ہے بلکہ ان علوم کی آموزگار بھی ہے۔

(v) تفسیر کبیر کا ایک پہلو یہ بھی ہے۔ کہ اس میں انسانی زندگی کے واقعات اور تجربات قرآنی علوم کی تائید میں پیش کئے گئے ہیں۔ اور تاریخ اقوام سے بھی اس بارہ میں مدد لی گئی ہے۔

(vi) علاوہ ازیں تفسیر کبیر میں آنے والے زمانے کے متعلق قرآن شریف کی پیشگوئیاں بڑی وضاحت سے بیان کی گئی ہیں۔ اور یہ امر کسی اور جگہ نہیں مل سکتا۔ قرآن شریف نے یہ شرط لگائی ہے۔ کہ اس کے اسرار خدا کے مقرب بندوں پر ہی کھلتے ہیں۔

(vii) تفسیر کبیر اس بات میں بھی ایک منفرد حیثیت رکھتی ہے۔ کہ اس میں آیتوں اور سورتوں کا باہمی نظم ونسق اور ربط ثابت کر کے قرآن شریف سے یہ الزام دور کیا گیا ہے۔ کہ وہ باترتیب کلام نہیں ہے۔

(viii) حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نہ صرف خود مصنف ہیں۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کی توفیق سے ''مصنف گر'' بھی ہیں۔ آپ کے نمونے اور تعلیم کو دیکھ کر ہماری جماعت کے علماء عربی جاننے والے اور انگریزی جاننے والے قرآن شریف کی خدمت پر کمربستہ ہوئے اور ان کی تمام زندگیاں از مہد تا لحد اسی کام میں صرف ہو گئیں۔ قرآن شریف کا انگریزی میں ترجمہ حضرت مولوی شیر علی صاحب کی تمام عمر کی محنت، دعاؤں اور کوشش کا نتیجہ ہے۔ جو تعریف وتوصیف سے مستغنی ہے۔

اسی طرح قرآن شریف کی انگریزی تفسیر حضور کے ارشاد اور ہدایات کے ماتحت میرے محترم بھائی ملک غلام فرید صاحب ایم۔ اے نے چار مبسوط جلدوں میں لکھی ہے جو تین ہزار صفحات پر مشتمل ہے اور انہوں نے ایم۔ اے پاس کرنے کے بعد جوانی کے زمانے میں اس کام کو شروع کیا اور اسی کام کو اب بڑھاپے تک سرانجام دیا اور یہ تفسیر بھی تمام دنیا میں شائع ہو چکی ہے فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔

اسی طرح دنیا کی کئی زبانوں میں حضور کے ارشاد و ہدایات کے ماتحت اور تفسیر کبیر کی روشنی میں ہماری جماعت کی طرف سے متعدد زبانوں میں قرآن شریف کے تراجم شائع ہو چکے ہیں۔ جو حضور کی رہنمائی اور رہبری اور دعاؤں کا نتیجہ ہیں۔

علاوہ ازیں یہ تراجم اس بات کا بھی زندہ ثبوت ہیں۔ کہ حضور کے خدام نے کس جاں نثاری سے دین کی خدمت کی ہے۔ منہ سے باتیں بنا لینا اور بات ہے۔

(ix) تفسیر کبیر کے بعد تفسیر صغیر ہر عامی وعارف کے لئے ایک غیر مترقبہ نعمت ہے اور پاکیزہ اور فصیح ترجمہ کے لحاظ سے اردو زبان میں ایک ممتاز حیثیت رکھتی ہے۔

بادشاہوں کو دعوت حق

حضور کی زندگی کا مقصد دنیا میں دین حق اور قرآن شریف کو پھیلانا ہے۔ اس لئے آپ نے دنیا کے ہر طبقہ کو احمدیت کا پیغام پہنچایا۔ اس طبقہ میں والیان ملک بھی شامل ہیں۔ چنانچہ حضور کی تین کتابیں 1۔ ''تحفۃ الملوک''۔ 2۔ ''دعوۃ الامیر''۔ 3۔ ''تحفہ شاہزادہ ویلز''۔ اس کی آئینہ دار ہیں۔ ''تحفۃ الملوک'' میں اعلیٰ حضرت نظام حیدر آباد دکن مخاطب ہیں۔ اور ''دعوۃ الامیر'' میں والئی افغانستان اور ''تحفہ شاہزادہ ویلز'' میں ولی عہد انگلستان کو احمدیت کی دعوت دی گئی ہے۔ دعوت الی اللہ کو زیادہ مؤثر بنانے کے لئے ''تحفہ شاہزادہ ویلز'' کی اشاعت میں تمام جماعت نے ایک آنہ فی کس ادا کر کے حصہ لیا۔ اور یہ امر بھی ایک کشش کا باعث ہوا۔ دعوت الی اللہ حکمت سے ہوتی ہے اور تمام جماعت کی طرف سے یہ تحفہ پیش کرنے میں یہی حکمت پیش نظر تھی۔

سیاسی تبصرے

جماعت احمدیہ ایک مذہبی جماعت ہے اور سیاسی معاملات میں براہ راست دخل انداز نہیں ہوتی۔ سوائے اس کے کہ سیاسیات کی زد دین حق پر پڑتی ہو۔ ایسے ہی مخالف حالات تھے جبکہ ہمارے امام نے تین کتابیں تصنیف کیں۔ جن میں قرآن شریف کے بیان کردہ اصول سیاست کو نمایاں کیا گیا۔ ان کتابوں کے یہ نام ہیں۔ ترک موالات۔ نہرو رپورٹ پر تبصرہ۔ ترکی کا مستقبل۔ ان کتابوں سے بھی ظاہر ہے کہ ان کا مصنف علوم ظاہر و باطن سے پر ہے۔ وللہ الحمد۔

صحافتی خدمات

(1) فن صحافت بھی دعوت الی اللہ کے لئے ضروری چیز ہے۔ حضور نے اپنی نوجوانی کے زمانہ میں بھی ایک ماہوار رسالہ تشحیذ الاذہان جاری فرمایا۔ اور جیسا کہ اس کے نام سے ظاہر ہے۔ اس کا مقصد ذہنوں کو تیز کرنا اور (دین) کی خدمت میں لگانا تھا۔ چنانچہ بہت سے نوجوان اس رسالے کے مضمون نگار رہے اور اب یہ رسالہ ایک دوسری غرض یعنی اطفال کی تربیت کے لئے وقف ہے۔

(2) تشحیذ کے بعد حضور نے الفضل اخبار جاری کیا اور خود اس کی ادارت کے فرائض سرانجام دیئے۔ جب حضور کو اللہ تعالیٰ نے خلعت خلافت سے سرفراز فرمایا تو اخبار کے لئے حضور گو خود اخبار کے ایڈیٹر نہ رہے لیکن آپ کی رہنمائی ہمیشہ اخبار مذکور کو حاصل رہی۔

(3) 1932ء میں تحریک آزادی کشمیر کی قیادت ہندوستان کے مسلمانوں نے آپ کے سپرد کر دی تھی۔ اس تحریک کو چلانے کے لئے آپ ہر ہفتہ ایک مکتوب ''برادران کشمیر کے نام میرا خط'' شائع فرماتے تھے اور حق بات یہ ہے کہ ان مکاتیب کی بدولت تحریک آزادی کشمیر نے روز افزوں ترقی کی۔ تحریک زندہ رہی اور اہل کشمیر کے حوصلے بلند سے بلند تر ہوتے گئے۔ حضور نفسیات کے بہت بڑے ماہر ہیں اور ان مکاتیب میں یہی علم النفس کامیابی کا موجب ہوا۔

غرض یہ ہے کہ صحافت کے میدان میں بھی حضور نے دین حق کی گرانقدر خدمات سرانجام دی ہیں۔

تقاریر

اس زمانے میں شارٹ ہینڈ۔ ٹیپ ریکارڈ وغیرہ کے ذریعہ سے تقریر اور تحریر میں حد فاصل باقی نہیں

رہی۔ اس لحاظ سے حضور کی تقاریر، خطبات اور جلسہ سالانہ کی تقریریں حضور کی تصانیف میں شامل ہیں۔ اور یہ ایک بہت بڑا سرمایہ تصنیف کا ہے۔ جس میں قرآنی علوم، جماعت کی تربیت، مشکل مسائل کا حل اور عہد بہ عہد جماعت کی ترقی کے حالات بیان ہوئے ہیں۔ اور یہ تقاریر بجائے خود جماعت احمدیہ کے علم کلام اور تاریخ احمدیت کا ریکارڈ ہیں۔

اردو زبان کی خدمت

اردو زبان کی ترقی میں حضور کی تصانیف ایک امتیازی درجہ رکھتی ہیں۔ آپ کی مادری زبان دہلی کی پاکیزہ اردو ہے۔ جس پر عربی زبان اور قرآنی علوم اثر انداز ہوئے اور الٰہیات اور اخلاقیات کے لحاظ سے آپ کی تصانیف کا بدل اردو زبان میں کہیں پایا نہیں جاتا۔ ایسے ایسے باریک روحانی مسائل آپ کی زبان اور قلم سے اردو زبان میں بیان ہوئے ہیں۔ کہ یہ زبان تنگ دائروں سے نکل کر وسیع تر ہوتی چلی گئی ہے۔

سیرۃ النبی ﷺ

حضور کا ایک مضمون ''رحمۃ للعالمین'' کے نام سے آنحضرت ﷺ کی سیرت اور اخلاق پر ہے۔ اس مضمون میں اردو زبان کی شان، علم معانی و بیان استعارہ و مجاز انتہائی نقطہ پر پہنچے ہوئے ہیں۔ آنحضرت ﷺ کی سیرت اور اخلاق پر اردو نثر میں ادبی شان اور عظمت کے لحاظ سے اس مضمون کا بدل ملنا مشکل ہے۔ یہ مضمون ایسی نثر میں لکھا گیا ہے کہ گویا نثر کے اندر نظم کی شان پیدا ہوگئی ہے۔ بلحاظ نعت کے اس مضمون کو علامہ بوصیری کے قصیدہ بردہ کے ساتھ پڑھنا ایک عجیب لطف پیدا کرتا ہے۔

عالمی کانفرنس

اللہ تعالیٰ کی شان ہے کہ 1924ء میں لندن میں جلسہ مذاہب عالم 1896ء کی قسم کی ایک مذاہب کی کانفرنس منعقد ہونی قرار پائی۔ ہمارے امام نے اس موقع کو اشاعت دین کا ذریعہ سمجھا۔

چنانچہ اس مذہبی کانفرنس کے لئے حضور نے قلم برداشتہ وہ مضمون رقم فرمایا۔ جو ''احمدیت (۔)'' کے نام سے اردو اور انگریزی میں شائع شدہ ہے۔ اس تقریب پر جماعت سے مشورہ کرنے کے بعد حضور خود لندن تشریف لے گئے۔ اور مذکورہ جلسہ میں یہ مضمون سنایا گیا۔

تحریر کی دو اہم خوبیاں

یہاں پر دو باتوں کا ذکر کر دینا ضروری ہے۔ ایک یہ کہ حضور کی تصانیف قلم برداشتہ اور ارتجالاً لکھی گئی ہیں۔ اور اس کی وجہ قرآنی علوم کی فراوانی اور علوم جدیدہ کا کثیر مطالعہ ہے جس کے نتیجہ میں حضور پے در پے دین حق کی خدمت کے لئے قلم اور زبان سے کام لیتے رہے ہیں۔ اور گزشتہ پچاس سال کا زمانہ اسی قلمی اور لسانی جہاد کا ثبوت ہے۔ مصنفوں کا قاعدہ ہے کہ بڑا تفکر، حک و اصلاح، نظر ثانی، کانٹ چھانٹ، ترمیم و اضافہ اپنی تصانیف کے لئے بروئے کار لاتے ہیں۔ تب کہیں جا کر کوئی تصنیف منصۂ شہود پر آتی ہے۔

حضور کی ذمہ داریاں اور اشغال اتنے کثیر رہتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ نے حضور کی خاص امداد فرمائی۔ اور وہ تصانیف حضور کے قلم سے ظہور میں آئیں۔ جو علمی، ادبی اور روحانی اقدار کی حامل ہیں۔ اور رہتی دنیا تک مصنفین کے لئے مشعل ہدایت کا کام دیں گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

دوسری خوبی حضور کی تحریر میں یہ ہے۔ کہ حضور کی تصانیف کے مخاطب ہر طبقہ کے لوگ ہوتے ہیں۔ عامی ہو یا عارف اپنے ظرف کے مطابق ان تصانیف سے فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ اس سلاست اور روانی کا ایک اور نتیجہ یہ ہے کہ حضور کی تحریریں دوسری زبان میں منتقل کرتے ہوئے مترجم کو کوئی دقت نہیں ہوتی۔ اسی لحاظ سے حضور کی متعدد تصانیف انگریزی، فارسی وغیرہ زبانوں میں ترجمہ ہو چکی ہیں۔ تا کہ قرآنی علم کلام سے زیادہ سے زیادہ لوگ فائدہ اٹھا سکیں۔

شعر گوئی

علم شعر بھی اگر اس سے صحیح کام لیا جائے۔ تو قوموں اور جماعتوں کی ترقی میں ایک مؤثر ذریعہ ہوتا ہے۔ اشاعت دین حق کے لئے حضور نے اس ذریعہ سے بھی کام لیا ہے۔ محض شعر گوئی کے لئے نہیں بلکہ اس شاعری سے بالکل الگ تھلگ رہ کر جو قرآن حکیم کی نظر میں مذموم ہے اور اس شعر گوئی کو اختیار کر کے جس کی استثناء الا الذین امنوا کہہ کر حضرت حق سبحانہ نے خود فرمائی ہے۔ حضور کا اپنا قول اپنے اشعار کے متعلق حسب ذیل ہے:۔

''چونکہ میں تکلف سے شعر نہیں کہتا، ٹوٹے ہوئے دل کی صدا ہے۔ پڑھو اور غور کرو۔ خدا کرے یہ درد بھرے کلمات کسی سعید روح کے لئے مفید اور بابرکت ہوں۔''

جب صورت یہ ہے تو حضور کا کلام ایک جداگانہ راہ پر گامزن ہے۔ اور اس کا مقابلہ یا موازنہ کسی دوسرے کے کلام سے کرنا ضروری نہیں۔ اور نہ اس مضمون کا یہ مقصد ہے کہ فنی اعتبار سے حضور کے کلام پر تقریظ کی جائے۔ گو واقعہ یہ ہے کہ حضور کا کلام اعلیٰ سے اعلیٰ ادبی معیار پر پورا اترتا ہے۔ سلاست زبان، محاورات کا دروبست، بندش کی خوبی، ادائے مطالب میں الفاظ کا پورا اترنا، کلام کی تاثیر جو دلوں میں راہ پیدا کرتی ہے۔ یہ تمام خوبیاں حضور کے کلام میں موجود ہیں۔ لیکن حضور کا کلام ایک بالکل جداگانہ انداز پر ہے۔ یعنی (دینی) تعلیمات، قرآن شریف کی مدح، آنحضرت ﷺ کا عشق، خدا تعالیٰ کی صفات حسنہ کا بیان۔ یہ وہ مضامین ہیں۔ جو علم شعر کا منتہا ہونے چاہئیں۔ اور حقیقی طور پر شعر کا موضوع بننے چاہئیں مروجہ شاعری ان مضامین سے ہمکنار نہیں ہے۔ اور اگرچہ شعر حسن و عشق کی شبستانوں سے نکل کر ملکی و قومی خدمت کے میدانوں میں گامزن ہو چکا ہے۔ مگر شعر کے لئے ابھی روحانیات کی فلک پیمائی باقی ہے!

مندرجہ بالا مقصود کے پیش نظر حضور نے شعر سے کام لیا ہے۔ گرتوں کو ابھارنے کے لئے جماعت کی تربیت کے لئے، قرب الٰہی کے حصول کی خاطر، آپ شعر کہتے رہے ہیں۔ خصوصاً ہر جلسہ سالانہ کے موقع پر تربیتی رنگ میں کوئی نہ کوئی نظم حضور نے کہی ہے۔ اور حضور کی شاعری کا مطمح نظر اور مقصود خدا تعالیٰ کی خوشنودی ہے۔

اس تعلق میں ایک اور امر بھی قابل ذکر ہے۔ بعض دفعہ چھپنے سے پہلے حضور اپنی تصنیف احباب جماعت کو سنا دیا کرتے تھے۔ اور فن تصنیف میں یہ امر بھی بڑا مؤثر ہے۔ کیونکہ اس سے تصنیف کا اثر معلوم ہو جاتا ہے۔ اور اگر کوئی مشورہ مفید ہو۔ تو وہ بھی زیر نظر رکھا جا سکتا ہے۔

جیسا کہ مضمون کے ابتداء میں ذکر کیا گیا تھا۔ حضور کی زندگی کا مرکز اور محور قرآن شریف کی خدمت اور اس کے علوم کی اشاعت رہا ہے۔ اور گزشتہ پچاس سال کا عرصہ اس بات کا گواہ ہے اور زمانے نے اسے دیکھا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود کی پیشگوئی جو 20 فروری 1886ء کو فرمائی گئی تھی۔ حرف بحرف اور من و عن پوری ہوئی۔ (بحوالہ خالد نومبر 1964ء)

حضرت مصلح موعود کی یاد میں

صبحیں افسردہ ہیں شامیں ویران ہیں
گلیاں خاموش ہیں کوچے سنسان ہیں
دیکھتے دیکھتے رونقیں کیا ہوئیں
آج ربوہ کے سب لوگ حیران ہیں

ہر شجر، ہر حجر آج ہے سرنگوں
کتنی افسردگی کوہساروں پہ ہے
آج ہر دل ہے شق، آنکھ ہے خونچکاں
کس قدر بے کسی سوگواروں پہ ہے

چاندنی ماند ہے، چاند بھی ماند ہے
وہ چمک بھی ستاروں میں باقی نہیں
پھول توڑا ہے گلچیں نے وہ باغ سے
دلکشی اب بہاروں میں باقی نہیں

چل دیا آج وہ فخرِ عصرِ رواں
جس کی ہستی پہ اس دور کو ناز تھا
وہ کہ اپنے پرائے کا غمخوار تھا
وہ کہ اپنے پرائے کا دمساز تھا

وہ کہ مردہ دلوں میں جو دم پھونک کر
زندگی کے ترانے سناتا رہا!
جو سدا صبر کا درس دیتا رہا
جو مصائب میں بھی مسکراتا رہا

شفقتیں دشمنوں پہ بھی کرتا رہا
وہ محبت کا اک بحرِ ذخار تھا
ڈانٹتا بھی رہا تربیت کے لئے
اس کے غصے میں بھی لیک اک پیار تھا

وہ مرقع تھا علم اور عرفان کا!
اک فراست، ذہانت کا پیکر تھا وہ
معرفت کے خزانے تھے حاصل اسے
بحرِ روحانیت کا شناور تھا وہ

اس نے اپنی ذرا بھی تو پرواہ نہ کی
اس کے دل میں تو بس اک یہی تھی لگن
ہو خزاں کا تسلط نہ گلزار پر
لہلہاتا رہے دین حق کا چمن

وہ کہ راتوں کو اٹھ اٹھ کے رویا کیا
کہ جماعت یہ دنیا میں پھولے پھلے
رحمت حق رہے اس پہ سایہ فگن
چشمۂ فیضِ حق اس میں جاری رہے

اہل دنیا کی حالت پہ کر کے نظر
وہ کہ اشکوں کے موتی پروتا رہا
وہ کہ سجدے میں گر کے بلکتا رہا
اور جہاں چین کی نیند سوتا رہا

شق ہو پتھر کا سینہ بھی سن کر جنہیں
صبر سے ایسی باتیں وہ سنتا رہا
خار دامن سے اس کے الجھتے رہے
وہ ہمارے لئے پھول چنتا رہا

اس کو اپنے پرائے ستاتے رہے
پر ہمیشہ وہ حق بات کہتا رہا
آنچ آنے نہ دی اس نے ...... پر
اپنے سینے پہ ہر وار سہتا رہا

اپنے لطف و کرم اور اخلاق سے
وہ زمانے کو تسخیر کرتا رہا
اپنے خون جگر سے وہ ...... کا
اک نیا دور تحریر کرتا رہا

دین احمد کی اس نے بقا کے لئے
مال اپنا دیا ، اپنی جاں پیش کی
اپنی اولاد کو وقف اس نے کیا
اپنے افعال، اپنی زباں پیش کی

تشنگی کی یہ حالت رہی ، عمر بھر
وہ شراب محبت ہی پیتا رہا
اس کی ہر سانس تھی بس خدا کے لئے
وہ محمدؐ کی خاطر ہی جیتا رہا

خدمتیں دین کی بھی وہ کرتا رہا
ہجر کی تلخیاں بھی وہ سہتا رہا
لے کے آخر میں نذرانۂ جان و دل
سوئے کوئے نگاراں روانہ ہوا

اس کے دم سے اجالا تھا چاروں طرف
وہ گیا تو یہاں تیرگی چھا گئی
چاند روشن ہے اب بھی افق پہ مگر
"میرے سورج کو کس کی نظر کھا گئی"

صاحبزادی امۃ القدوس

نگینہ برتن سٹور المعروف چوہدری سراج دین اینڈ سنز
طالب دعا: چوہدری مبارک احمد
چوک جتوتھاں۔چنیوٹ فون: 0466-332870

امپورٹڈ ورائٹی، مدراسی، سنگاپوری، بحرینی، اٹالین بغیر ٹانکے کے دستیاب ہے
مبارک جیولرز مین بازار ڈسکہ عابد جیولرز
فون دکان: 04341-613871 رہائش: 612571
طالب دعا: محمد ابراہیم عابد صراف، انشاء اللہ صراف، برہان احمد خالد موبائل: 0300-6405169

جائیداد کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
شاہد اسٹیٹ ایجنسی مین۔بازار نشاط کالونی لاہور کینٹ
طالب دعا شاہد مسعود
فون آفس 5745695 موبائل: 0320-4620481

ڈیلرز: فاسفورک ایسڈ۔سلفیورک ایسڈ۔ہائیڈروکلورک ایسڈ بازار سے بارعایت خریدیں۔مینوفیکچررز۔نائٹرک ایسڈ
وڑائچ کیمیکلز کچا شیخوپورہ روڈ۔گوجرانوالہ
فون آفس: 0431-220021
طالب دعا: چوہدری اعجاز احمد وڑائچ۔چوہدری ندیم احمد وڑائچ

اعلیٰ معیار کا رائٹنگ پیپر نٹنگ آفسٹ اور پیکنگ کا کاغذ دستیاب ہے
فالکن ٹریڈنگ کارپوریشن
الفیصل پلازہ۔بنگالی گلی گنپت روڈ لاہور
فون آفس: 7230801-7210154
Email:omertiss@shoa-net
طالب دعا ملک منور احمد ستکوہی، ملک مبشر احمد ستکوہی

طارق ورک اینڈ کو ڈیلر گھی چینی
نیو بس سٹینڈ جوہر آباد ضلع خوشاب
پروپرائٹر ملک طارق محمود ورک فون 0454-721610

رحمان کون مہندی، ابٹن نور، نور بیوٹی سوپ، پرس بیگ، کاسمیٹکس
رحمان جنرل سٹور
بابر مارکیٹ، مین بازار، سیالکوٹ فون: 597058

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
زاہد جیولرز مہران مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائٹر: حاجی زاہد مقصود 04524-215231

ربوہ و گرد و نواح میں مکانات، پلاٹس و زرعی اراضی کی خرید و فروخت کا مرکز
میاں اسٹیٹ ایجنسی طالب دعا: میاں محمد کلیم ظفر
گلی نمبر 1 نزد ایجنسی صوفی گلی، ریلوے روڈ۔ربوہ
فون آفس: 214220 فون رہائش: 213213

ہر قسم کی جائیداد کی خرید و فروخت کیلئے
پراپرٹی ہوم اینڈ پراپرٹی سنٹر
النا صر مارکیٹ بالمقابل ایوان محمود یادگار روڈ ربوہ
پروپرائیٹر: نعیم الرحمٰن فون دفتر: 214930 گھر: 211930

KOH-I-NOOR STEEL TRADERS
220 LOHA MARKET LAHORE
Importers and Dealers Pakistan Steel
Deals in cold Rolled,Hot Rolled,
Galvanized Sheets & Coils
Tel:7630055-7650490-91 Fax:7630088. Email : bilalwz@wol.net.pk
Talib-e-Dua,Mian Mubarik Ali

اوکاڑہ کے قدیمی احمدی عینک ساز
عنایت علی سنز آپٹیشنز
طالب دعا: کرنل (ر) ظفر علی ہسپتال بازار
چوہدری فاروق احمد: 0442-513044 اوکاڑہ

ڈسٹری بیوٹرز: ذائقہ بناسپتی، ذائقہ کوکنگ آئل، راجہ لانڈری سوپ
فضل عمر کمیشن شاپ
292-B سبزی منڈی آئی الیون فور۔اسلام آباد
فون آفس: 4441767-4443973 موبائل: 0300-9547075

لائل پور ہوزری سٹور
بنیان، جراب، تولیہ اور جرسیوں کی اعلیٰ ورائٹی کا مرکز
طالب دعا: چوہدری منور احمد ساہی
جھنگ بازار، چوک گھنٹہ گھر فیصل آباد فون آفس: 041-619421

کراچی اور سنگاپور کے 21-K اور 22-K کے فینسی زیورات کا مرکز
AIJ العمران جیولرز
الطاف مارکیٹ۔بازار کاٹھیاں والا سیالکوٹ فون دوکان: 594674
فون رہائش: 553733 موبائل: 0300-9610532 طالب دعا:۔عمران مقصود

انصر سٹیل ڈیلرز سی آر سی شیٹ اور کوائل
طالب دعا: انصر کلیم، عرفان فہیم
لوہا مارکیٹ، لنڈا بازار۔لاہور
فون آفس: 7641102,7641202 فیکس: 7632188
Email: imran@worldsteelbiz.com.pk

کوالٹی جیولری میں با اعتماد نام
رحیم جیولرز
نور مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ 04524-215045

Importers & Exporters feel Free To Contact us
We are manufacturers of Leisure Sportswear;ie Tracl. suits, Soccer, Golf, Base Ball, Boxing, Karate & Cricket Uniforms, Rainwear,working wear,polo shirts,Jackets, Wallets & Belts.
Remys INTERNATIONAL
RS Street#2Deputy Bagh Bank Road, Sialkot Pakistan
WEBSITE: Www.remysintl.com
Tel:+92-432-594642
Fax:+92-432-594822
Email:info@remysintl.com
Mobile 0333-8604684

WIDE ZONE INTERNATIONAL
IMPORTER & EXPORTER OF KNITTED FABRIC-GARMENTS STITCHING UNIT
SH. MOHAMMAD NAEEM-UD-DIN
Ph: 92-041-680067, 600362 Mob: 0300-9660632
Email: armd_pak@hotmail.com
580-A GHULAM MOHAMMAD ABAD, FAISALABAD.

جنود ڈینٹل لیبارٹری بلاک 12 سرگودھا
فل سیٹ، فکس دانت، برج، کراؤن، پورسلین ورک کیلئے
فون: 0451-713878 موبائل: 0320-5741490
Email:m.jonnud@yahoo.com

زکریا سٹیل
33 میکو مارکیٹ لوہا لنڈا بازار لاہور
طالب دعا: میاں خالد محمود
ڈیلر سی۔آر۔سی۔جی پی۔ای جی اور کلر شیٹ
فون آفس: 7650510-7658876-7658938-7667414

العطاء جیولرز
DT-145-C کری روڈ
ٹرانسفارمر چوک راولپنڈی
پروپرائیٹر۔طاہر محمود 4844986

اعلیٰ کوالٹی کے کپڑے اور بہترین سلائی کے لئے
ST سپر ٹیلرز اینڈ سپر فیبرکس
شاپ نمبر 1، بلاک 6 بی، سپر مارکیٹ۔اسلام آباد 44000-پاکستان فون آفس: 2877085
فیکس: 92-51-2872856 Email: supertailors@hotmail.com

تمام امپورٹڈ ورائٹی بغیر ٹانکے کے KDM سے تیار شدہ
مدراسی، سنگاپوری، اٹالین، بحرینی جیولری کی خریداری کے لئے تشریف لائیں
نیو احمد جیولرز طالب دعا: محمد احمد توقیر
فون رہائش: 589024 فون شوروم: 0432-587659,602042
موبائل: 0300-6130779 گلا چوک شہیداں۔سیالکوٹ

مکرم انعام اللہ کوثر صاحب

حضرت مصلح موعود کی خدام کو زریں نصائح

حضرت مصلح موعود نے خدام الاحمدیہ کے قیام کے آغاز سے ہی خدام سے بہت سی توقعات وابستہ کی تھیں۔ آپ کی خواہش تھی کہ خدام ان توقعات پر پورا اتریں اور اپنی زندگیوں میں وہ عملی انقلاب برپا کردیں جس کی خاطر خدام الاحمدیہ کی بنیاد رکھی گئی تھی۔ ذیل میں حضرت مصلح موعود کی خدام سے چند اہم توقعات پیش کی جارہی ہیں۔

خدام کا اصل کام

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔

''خدام کا فرض ہے کہ کوشش کریں سو فیصدی نوجوان نماز تہجد کے عادی ہوں۔ یہ ان کا اصل کام ہوگا جس سے سمجھا جائے گا کہ دینی روح ہمارے نوجوانوں میں پیدا ہوگئی ہے۔ قرآن کریم نے تہجد کے بارہ میں اشد وطأ (المزمل) فرمایا ہے یعنی یہ نفس کو مارنے کا بڑا کارگر حربہ ہے۔ پس خدام الاحمدیہ کو دیکھنا چاہئے کہ کتنے نوجوان باقاعدہ تہجد گذار ہیں اور کتنے بے قاعدہ ہیں۔ باقاعدہ تہجد گزار وہ سمجھے جائیں گے جو سو فیصدی تہجد ادا کریں سوائے اس کے کہ کبھی بیمار ہوں یا رات کو کسی وجہ سے دیر سے سوئیں یا سفر سے واپس آئے ہوں اور صبح اٹھ نہ سکیں اور بے قاعدہ وہ سمجھے جائیں گے جو ہفتہ میں ایک دو دفعہ ہی ادا کریں۔ باقاعدہ تہجد ادا کرنے کا مطلب یہ ہے کہ سو فیصدی تہجد گزار ہوں الا ماشاءاللہ۔ سوائے ایسی کسی صورت کے کہ وہ مجبوری کی وجہ سے ادا نہ کرسکیں اور خداتعالیٰ کے حضور ایسے معذور ہوں کہ اگر فرض نماز بھی جماعت کے ساتھ ادا نہ کرسکیں تو قابل معافی ہوں۔ اگر یہ بات ہمارے نوجوانوں میں پیدا ہوجائے تو ان میں ایسا ملکہ پیدا ہو جائے گا کہ وہ دین کی باتوں کو سیکھ سکیں گے اور اگر یہ نہیں تو باقی صرف مشق ہی رہ جاتی ہے جو انگریز، جرمن اور امریکن بھی کرتے ہیں بلکہ وہ ہمارے نوجوانوں کی نسبت زیادہ کرتے ہیں''۔

(مشعل راہ جلد اول صفحہ 364)

خدام قرآن کریم کی آیات پر غور کریں

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ:۔

''میں بھی طلباء سے یہی کہتا ہوں کہ وہ خود غور کرنے کی عادت ڈالیں اور جو باتیں میں نے بیان کی ہیں ان کے متعلق سوچیں پھر دوسرے لوگوں میں بھی انہیں پھیلانے کی کوشش کریں۔ یاد رکھیں صرف کتابیں پڑھنا ہی کافی نہیں بلکہ ان میں جو کمی تمہیں نظر آتی ہے۔ اسے دور کرنا بھی تمہارا فرض ہے مثلاً تفسیر کبیر کو ہی لے لو اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے قرآن کریم کا بہت کچھ علم دیا ہے لیکن کئی باتیں ایسی بھی ہونگی جن کا ذکر میری تفسیر میں نہیں آیا۔ اس لئے اگر تمہیں کوئی بات تفسیر میں نظر نہ آئے تو تم خود اس بارہ میں غور کرو اور سمجھ لو کہ شاید اس کا ذکر کرنا مجھے یاد نہ رہا ہو اور اس وجہ سے میں نے نہ لکھی ہو یا ممکن ہے وہ میرے ذہن میں ہی نہ آئی ہو۔ اور اس وجہ سے وہ رہ گئی ہو۔ بہرحال اگر تمہیں اس میں کوئی کمی دکھائی دے تو تمہارا فرض ہے کہ تم خود قرآن کریم کی آیات پر غور کرو اور ان اعتراضات کو دور کرو۔ جوان پر وارد ہونے والے ہیں۔ پھر تم اس بات کے متعلق بھی غور کرو کہ انگلینڈ اور امریکہ کو کیوں لائق آدمی مل جاتے ہیں ہمیں کیوں نہیں ملتے۔ تم میں سے بعض سمجھتے ہونگے کہ اس کی وجہ شاید یہ ہے کہ انہیں تنخواہیں زیادہ ملتی ہیں۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ وہاں گورنمنٹ کی تنخواہوں اور فرموں کی تنخواہوں میں بہت زیادہ فرق ہے۔ لیکن پھر بھی گورنمنٹ کو اچھے کارکن مل جاتے ہیں''۔

(مشعل راہ جلد اول صفحہ 750)

فنافی اللہ کا جذبہ

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ:۔

''جو اپنے آپ کو خداتعالیٰ کی راہ میں کلی طور پر فنا کردیتا ہے اور اس سے کسی قسم کا مطالبہ نہیں کرتا تب اس کا آقا کہتا ہے اس نے اپنے آپ کو میرے لئے فنا کردیا۔ اب یہ مجھ سے جدا نہیں رہا تب جیسے بیٹا اپنے باپ کا وارث ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ بھی دنیا اس کے سپرد کر دیتا ہے۔ یہ کام ہے جو تم نے کرنا ہے۔ جب تک تم یہ کام نہیں کرتے۔ جب تک تمہارے اندر ایسی خلش پیدا نہیں ہوتی جو رات اور دن تمہیں بے تاب رکھے اور تمہیں کسی پہلو پر بھی قرار نہ آنے دے۔ اس وقت تک تم اس مقام کو حاصل نہیں کرسکتے جو صحابہؓ نے حاصل کیا''۔ (مشعل راہ صفحہ نمبر 489)

علوم کی طرف توجہ کرو

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ:۔

''تم علوم کی طرف توجہ کرو اور دنیا کے سامنے نئی چیزیں پیش کرو اور یاد رکھو کہ زمانہ کی نئی رو اور نئی ضرورتوں کے ساتھ تعلق رکھنا نہایت ضروری ہے۔ حضرت مسیح موعود کو دیکھو، آپ نے باقاعدہ تعلیم حاصل نہیں کی تھی لیکن آپ کی کتب کا مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے جس قدر انکشافات فرمائے ہیں۔ وہ دنیا کی نئی رو اور ضرورت کے مطابق ہیں۔ پس تم بھی زمانہ کی رو اور ضرورت کو ملحوظ رکھو اور یورپین مصنفین کی کتب کا مطالعہ کرو اور دیکھو لوگوں کے دماغ کس طرف جارہے ہیں۔ اگر تم نے اس طرح کام کرنا شروع کردیا تو تم دیکھو گے کہ خداتعالیٰ تمہارے کاموں میں کس طرح برکت ڈالتا ہے اور سلسلہ کا کام کس طرح چلتا ہے لیکن یاد رکھو تمہاری کتابیں حقیقی طور اس وقت مفید کہلائیں گی جب خود عیسائی مصنفین یہ لکھیں کہ ہمیں اس وقت جو مشکلات پیش آرہی ہیں۔ ان کا حل ہمیں انہی کتابوں میں ملا ہے''۔

(فرمودہ 27 جنوری 1956ء مطبوعہ الفضل 11 فروری 1956ء)

گریجوایٹ بنیں

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ:۔

''حضرت مسیح علیہ السلام کا ایک معجزہ یہ بیان کیا جاتا ہے کہ ان کے حواری غیر زبانوں میں باتیں کرتے تھے۔ اگر ہمارے نوجوان بھی غیر ممالک میں جائیں اور غیر زبانیں سیکھیں تو وہ مسیح ناصری کے حواریوں سے یقیناً بڑھ جائیں اور یہ صورت تبھی پیدا ہوسکتی ہے جب کہ ہماری جماعت میں کثرت سے گریجوایٹ بنیں اور ان سے ہمیں سینکڑوں گریجوایٹ (دعوت الی اللہ) کے کام کے لئے مل جائیں''۔ (مشعل راہ صفحہ 468)

مشقت برداشت کرنے کی عادت

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ:۔

''دیانت، محنت اور مشقت برداشت کرنے کی عادت بھی ہمارے نوجوانوں میں ہونی چاہئے۔ ہمارے ملک میں مشقت برداشت کرنے کی عادت بہت کم ہے۔ جہاں کوئی ایسا کام پیش آیا جس میں محنت اور مشقت کی ضرورت ہوتی ہے تو فوراً دل چھوڑ دیتے ہیں۔ حالانکہ ہمیں سب سے زیادہ محنت اور مشقت برداشت کرنے کی عادت کی ضرورت ہے''۔

(مشعل راہ جلد اول صفحہ 364)

ہرفن کے مقابلہ کی مہارت

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ:۔

''تمہیں چاہئے کہ تم دینی علوم کے ساتھ ساتھ دنیوی علوم کے بھی ماہر ہو اور ہرفن میں دوسروں سے آگے نکلنے کی کوشش کرو۔ ایک دفعہ حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکی کسی مباحثہ میں گئے۔ وہاں لوگوں نے تمسخر و استہزاء شروع کردیا۔ آخر مولوی صاحب کھڑے ہوگئے اور انہوں نے کہا ہنسی اور ٹھٹھے کی کیا ضرورت ہے۔ تمہارا مولوی اگر قرآن کے علم میں مقابلہ کرنا چاہتا ہے تو کرلے۔ حدیث میں مقابلہ کرنا چاہتا ہے تو کرلے۔ فقہ میں مقابلہ کرنا چاہے تو کرلے۔ عربی فارسی اور اردو کی تقریر میں مقابلہ کرنا چاہے تو کرلے اور اگر شعر اور ڈھولے بولنا چاہے تو بولے اور اگر اسے اپنی طاقت پر ناز ہے تو میرے ساتھ بینی پکڑلے۔ اس پر وہ سب خاموش ہوگئے۔ پس دنیا میں ہرفن کے مقابلہ کی مہارت ہونی چاہئے۔ جب تک تم میں ہر قسم کے فنون کے ماہر نہ ہوں تم دوسروں کا کس طرح مقابلہ کرسکوگے۔ پس اپنی ہمتوں کو بلند کرو اور اگر ایک منٹ بھی تمہارا ضائع ہو جائے تو سمجھو کہ موت آگئی۔ ہر روز رات کو سونے سے پیشتر سوچو کہ دن میں تم نے کتنا کام کیا۔ اگر تم روزانہ اپنے اعمال کا محاسبہ کروگے تو تمہارے اندر احساس پیدا ہوگا اور اس وقت تمہارا وجود سلسلہ کے لئے مفید ہوگا ورنہ جیسے ہمالیہ پہاڑ کو بوٹ سے ٹھڈے لگانے والا پاگل ہے، تم بھی پاگل سمجھے جاؤ گے بلکہ سچ تو یہ ہے کہ تمہارا کام ہمالیہ پہاڑ سے بھی بڑا ہے۔ اگر تم پاگل نہیں کہلوانا چاہتے تو محنت اور قربانی کی عادت ڈالو''۔

(فرمودہ 17 دسمبر 1946ء مطبوعہ الفضل 16 مئی 1961ء)

اشاعت علوم کی روایت

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ:۔

''پس میں نوجوانوں سے کہتا ہوں کہ وہ جماعت میں اشاعت علوم کی روایت کو قائم رکھیں اور سوچیں کہ ہماری کمزوری دور کرنے کے کیا ذرائع ہیں اور ایسی سکیمیں تیار کریں جن پر عمل پیرا ہو کر جماعت کے کاموں کو ترقی دی جاسکتی ہو۔ کل کو وہ بھی بڑے بننے والے ہیں۔ اگر آج ان کا استاد پچاس سال کا ہے اور وہ تیس سال کے نوجوان ہیں تو بیس سال گزرنے کے بعد وہ بھی پچاس سال کے ہوجائیں گے اور ان کے کندھوں پر بھی جماعت کا بوجھ آپڑے گا۔ اگر آج سے انہوں نے اس کام کے لئے تیاری شروع نہ کی تو پچاس سال کی عمر میں ان کے دل بھی ویسے ہی کڑھیں گے جیسے اب میرا دل کڑھ رہا ہے۔ پھر اس کام کے لئے دنیوی تدابیر اور دعاؤں کی بھی ضرورت ہے اس کی طرف بھی تمہیں توجہ کرنی چاہئے۔ حضرت مسیح موعود کو اللہ تعالیٰ نے ایک دفعہ الہاماً فرمایا کہ ''اگر تمام لوگ منہ پھیر لیں تو میں زمین کے نیچے سے یا آسمان کے اوپر سے مدد کرسکتا ہوں (تذکرہ صفحہ 115) مگر یہ مدد دعا کے بغیر حاصل نہیں ہوسکتی۔ اگر تم بھی دعائیں کرو اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے خواب یا الہام کے ذریعہ تمہیں اطمینان دلایا جائے تو تم کامیاب ہوگئے تو تمہارے دل کتنے خوش ہونگے''۔

(مشعل راہ صفحہ 752)

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

زر مبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ۔ کاروباری سیاحتی، بیرون ملک مقیم احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے ہوئے قالین ساتھ لے جائیں

ڈیزائن: بخارا اصفہان، شجر کار، ویجی ٹیبل ڈائز۔ کوکیشن افغانی وغیرہ

احمد مقبول کارپٹس

مقبول احمد خان
آف شکر گڑھ

12۔ ٹیگور پارک نکلسن روڈ لاہور عقب شوبرا ہوٹل ☎
042-6306163-6368130Fax:042-6368134
E-mail:muaazkhan786@hotmail.com

22 قیراط لوکل، امپورٹڈ اور ڈائمنڈ زیورات کا مرکز

Mob:
0300-9491442 TEL:042-6684032

دلہن جیولرز

Dulhan Jewellers

Gold Palace Plaza, Shop # 1. Defence Chowk,
Main Boulevard Defence Society, Lahore Cantt.

طالب دعا: قدیر احمد، حفیظ احمد

"CURATIVE" The Pioneer of Homoeopathic Combinations!

ہومیو پیتھک ادویات کا استعمال آسان، سائیڈ ایفیکٹس سے پاک اور سستا ہے۔ ہومیو پیتھک علاج کیساتھ نشو ونما پانیوالے بچے زیادہ صحتمند، خوبصورت اور ذہین ہوتے ہیں

بے بی ٹانک: بچوں کی کمزوری، سوکھے پن، دانت نکالنے کی تکالیف مثلاً دستوں اور بد مزاجی وغیرہ کو دور کر کے بچوں کو خوش و خرم رکھتا ہے۔ قیمت:/25 روپے

بے بی گروتھ کورس: بچوں کی بہترین نشو ونما، ہڈیوں کی مضبوطی، وزن اور قد میں اضافہ، جسمانی توانائی اور خوش مزاجی کیلئے بفضلہ تعالیٰ مفید ہے۔ قیمت:/60 روپے

بے بی پاؤڈر: بچوں میں الٹیوں (قے) دستوں (اسہال) پیٹ درد اور بخار وغیرہ کے لئے بفضلہ تعالیٰ فوری اثر دوا ہے۔ قیمت:/20 روپے

مٹی چھوڑ کورس: بچوں میں کیلشیم اور دیگر قدرتی نمکیات کی کمی کو دور کر کے مٹی، چونا اور کاغذ وغیرہ کھانے کی عادت کو دور کرتا ہے۔ قیمت:/45 روپے

بیڈ یورین کورس: بچوں کا پیشاب نیند میں خطا ہو جانے کی تکلیف کیلئے۔ قیمت:/60 روپے

ورمی سائیڈ ٹیبلٹس: پیٹ اور آنتوں کے ہر قسم کے کیڑوں کیلئے۔ قیمت:/25 روپے

ہو کف ٹیبلٹس: ہر قسم کی کھانسی خشک و تر خصوصاً کالی کھانسی وغیرہ کیلئے بفضلہ تعالیٰ مفید ہے۔ قیمت:/20 روپے

فیور کیور ٹیبلٹس: ہر قسم کے بخار، ملیریا، ٹائیفائیڈ وغیرہ کیلئے بفضلہ تعالیٰ مفید ہومیو پیتھک دوا۔ قیمت:/25 روپے

مزید معلومات اور لٹریچر وغیرہ کیلئے بذریعہ خط یا فون رابطہ کریں

CD-11-04

Tel: 04524-214576
211283, 213156
Fax: 212299

کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) انٹرنیشنل ربوہ پاکستان

CMC CURATIVE

NOW IN 1 KG. HOUSE HOLD PLASTIC JAR AND 1 KG. ECONOMY SACHET PACK

Also Available in:
Commercial Pack,
Economy Pack,
Family Pack, &
Table Pack

Healthy & Happier Life

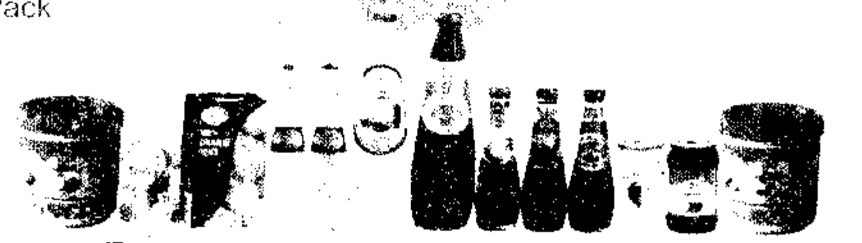

Largest Processors of Fruit Products in Pakistan.

Shezan International Limited Lahore - Karachi - Hattar

خالص سونے کے زیورات

قمر جیولرز

گول بازار ربوہ
فون دکان: 04524-213589
گھر: 04524-214489
موبائل: 0303-6743501

طالب دعا:
الحاج میاں قمر احمد

طب یونانی کا مایہ ناز ادارہ
قائم شدہ 1958ء
فون: 211538

خورشید

تریاق اٹھرا: امراض اٹھرا کی کامیاب ترین دوا

نور نظر: اولاد نرینہ کی مشہور عالم گولیاں بفضلہ تعالیٰ 80% سے زائد نتائج۔ **حب امید:** معین حمل گولیاں

خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

ربوہ میں ایک منفرد اور اعلیٰ ذائقے کا مرکز

علی تکہ شاپ

سیخی و شامی کباب، چکن تکہ کے ساتھ اب نئی پیشکش معیاری چکن اور بیف برگر

پروپرائیٹر: محمد اکبر

اقصیٰ روڈ ربوہ۔ فون 212041

Colic Remedy

پیٹ، گردہ، پتہ، ایام اور اپنڈکس کے درد کے لئے بفضل خدا بے حد مفید

گھر پر ضرور رکھیں قیمت -/15 روپے تھوک میں رعایت

بھٹی ہومیو پیتھک کلینک اقصیٰ چوک ربوہ
فون: 213698

طاہر پراپرٹی سنٹر

جائیداد کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ

پروپرائٹر۔ منیر احمد

فون دکان: 215378 گھر: 212647

ریلوے روڈ گلی نمبر 1 دارالرحمت شرقی جونیئر مارکیٹ ربوہ

الیس اللہ اور مولیٰ بس کی انگوٹھیاں تیار مل سکتی ہیں

☎ دوکان: 04524-212040
گھر: 04524-211433
0320-4894100

احمد جیولرز اینڈ گولڈ سمتھ ربوہ

خالص سونے کے زیورات تیار کرنے والے آپ کے پرانے خادم میاں صلاح الدین زرگر راجپوت بن باجوہ والے

نیو راحت علی جیولرز

اکبر بازار شیخوپورہ
فون دکان: 04931-53181
رہائش: 54991

سنگھار سنٹر میکلیگن روڈ دی مال۔ لاہور
فون دکان: 7320977-7237679
موبائل: 0300-9488027
رہائش: 042-5161681

اسلام آباد میں جائیداد کی خرید و فروخت کے لئے

VIP ENTERPRISES
13-Panorama Centre
Blue Area Islamabad
سہیل صدیقی: 2270056-2877423

FOR ALL TYPES OF DIGITAL FLEX SIGNS & BOARDS.
اپنی پروڈکٹ کو یہاں ADVERTISE کریں
CONTACT
AHMED Packages
OUTDOOR ADVERTISER
RABWAH-FAISALABAD
SRGD - 04524-211336
LAHORE: 042-6684900
H.O. RAWALPINDI CANTT.
051-5464412-5478737

Af
الفردوس گارمنٹس
پینٹ شرٹ - دولہا ڈریس - پینٹ شرٹ ڈریس
جینز اور مکمل بچگانہ ورائٹی
طالب دعا: حامد علی خان
85 - نوانارکلی - لاہور فون: 7324448

سرمد جیولرز
ورائٹی و اعتماد کا نام
4 - مارکیٹ ڈیلدار روڈ اچھرہ - لاہور
طالب دعا: میاں محمد اسلم - میاں رضوان اسلم
فون شوروم: 7587952 رہائش: 7582408 موبائل: 0300-9463065

حسین اور دلکش زیورات کا مرکز
الحمید جیولرز ربوہ
فون شوروم: 215527
رہائش: 213213
طالب دعا: میاں محمد نصر اللہ، میاں محمد کلیم ظفر ابن میاں محمد امین

زری کے بہترین سوٹوں پر زبردست لوٹ سیل لگ گئی
فرحت علی جیولرز اینڈ زری ہاؤس
یادگار روڈ ربوہ فون: 04524-213158

HAROON'S-3
★★★★★★★★★★★★★★★
Shop No.8 Block A
Super Market, Islamabad.
Ph: 2275734, 2829886, 2873874

آپ کی دعاؤں کے محتاج بشارت احمد خان ڈش ماسٹر
اقصیٰ روڈ ربوہ فون: 211274-213123

خواجہ منظور سنز ہارڈ ویئر سٹور
ڈیلر: ہارڈ بورڈ، ون بورڈ، فارمیکا،
چپ بورڈ بازار سے بارعایت خرید فرمائیں
پروپرائٹر: خواجہ محمد منیر احمد
مین بازار، کوٹلی، آزاد کشمیر فون: 42006

الاحمد الیکٹرک سٹور
ہر قسم کا اعلیٰ معیار کا سامان بجلی دستیاب ہے
سپیشلسٹ ۔ ڈسٹری بیوشن بکس ۔ وائرنگ ۔
ڈیفنس چوک لاہور کینٹ فون: 042-666-1182
موبائل 0333-4277382
0333-4398382

BABY HOUSE
BMX-MTB ملکی اور غیر ملکی سائیکلوں کا گھر
بیٹری سے چلنے والی کاریں اور سکوٹرز ایکسر سائز مشینیں دستیاب ہیں
Y.M.C.A بلڈنگ دکان نمبر 1 بالمقابل میکلوڈ روڈ
نیلا گنبد لاہور ۔ فون: 7324002

انگریزی ادویات و ٹیکہ جات کا مرکز بہتر تشخیص مناسب علاج
کریم میڈیکل ہال
گول امین پور بازار فیصل آباد فون 647434

ڈیلرز: L.G، تومیر، سونی ٹی وی فریج، کینڈی ڈیپ فریزر، ہائی سپر واشنگ مشین، نیز گیس کوکنگ رینج، گیزر، ٹی وی ٹرالی
الیکٹرونکس کی تمام مصنوعات سستی خریدنے کیلئے تشریف لائیں۔
انعام الیکٹرونکس
بالمقابل رحیم ہسپتال گوجرخان
فون آفس (0571) 510096-510140
رہائش: 512003
طالب دعا: خواجہ احسان اللہ

مینوفیکچررز و ڈیلر واشنگ مشین، گیزر، کوکنگ رینج، ہیٹر وغیرہ
فورمین اپلائنسز
پروپرائٹر: محمد سلیم منور
31/B-1 چاندنی چوک، مری روڈ ۔ راولپنڈی
فون: 051-4451030,4428520 موبائل: 0333-5104055

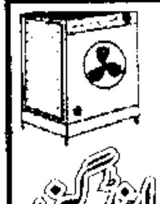
5114822
5118096
5156244
الفضل روم کولر اینڈ گیزرز
پرانے کولر اینڈ گیزرز کی ریپئرنگ بھی کی جاتی ہے
265-16-B-1 کالج روڈ
نزد اکبر چوک ٹاؤن شپ لاہور

ھوالناصر خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ناصر ہومیو کلینک
1960ء سے خدمت میں مصروف
بے اولاد مردوں اور عورتوں کے لئے مشورہ اور کامیاب علاج
جدید طب کا باکمال نسخہ "نعمت الٰہی"
نرینہ اولاد کے لئے مفید علاج
مین بازار، راجہ چوک ۔ حافظ آباد
فون کلینک: 0438-523391,523392

معیاری ادویات میں با اعتماد نام
نئی کاریں اور ویگن
کرایہ پر دستیاب ہیں
نیو الکیمسٹس
ربوہ فون: 211072

الرحیم پراپرٹی سنٹر
کالج روڈ بالمقابل جامعہ کینٹین ربوہ
فون آفس: 215040 رہائش: 214691

CAR FINANCING
From All Banks
Contact: Naeem Khan
Lahore, Ph: 0300-4243800

DASCO
BEST QUALITY PARTS
داؤد آٹو سپلائی
ڈیلر ٹویوٹا ۔ سوزوکی ۔ مزدا ۔ ڈائسن
و معیاری پاکستانی پارٹس
M-28 آٹو سنٹر ۔ بادامی باغ لاہور
طالب دعا: شیخ محمد الیاس، داؤد احمد، محمد عباس
محمود احمد، ناصر احمد فون: 7725205

الفضل جیولرز
خالص سونے کے زیورات کا مرکز
میاں غلام مرتضیٰ محمود
☎ دکان 213649 رہائش 211649
چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ

CHILDREN BROUGHT UP THROUGH
HOMOEOPATHIC TREATMENT ARE HEALTHY
INTELLIGENT AND STRONG
DR. MANSOOR AHMAD
D.583.FAISAL TOWN
LAHORE, PH: 5161204

SHEIKH SONS
31-32 Bank Square Market Model Town,
Lahore-54700, Pakistan
Tel: 042-5832127, 5832358 Fax : 042-5834907
E-mail: sheikhsons@lycos.co.uk - web site: www.sheikhsons.com
Indentors, Suppliers & Contractors
1) Gas & Steam Turbines Spares
2) Boilers
3) Speciality Chemicals for Oil & Gas and Power Industry

Govt. LIC No. 3111 LHR
تمام انٹرنیشنل / ڈومیسٹک ٹکٹوں پر خصوصی رعایت
لندن، جرمنی، کینیڈا اور امریکہ کے لئے سپیشل پیکج
احمد الفضل ٹریولز
فون: 042-5752796, 5875375, 5875289
فیکس: 042-5750480 موبائل: 0300-8481781
Email: ahmadalfazal@hotmail.com

اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ

ہر لحاظ سے قابل اعتماد مختلف رنگوں میں دستیاب
سونی سائیکل
اور دیگر سپیئر پارٹس مارکیٹ سے دستیاب ہیں
5 سال کی گارنٹی
بچوں کے لئے خوبصورت تحفہ
بین الاقوامی معیار کے ساتھ
پاکستانی مصنوعات خریدیئے
سونی سائیکل انڈسٹریز، لاہور فون 7232985
7238497

LAB-LINK INTERNATIONAL
MUBARIK AHMAD
CHIEF EXECUTIVE
سکول و کالجز کے لئے سامان سائنس ۔ کیمیکلز ۔ گلاس ویئر
For Science- Medical- Technical Laboratory Chemicals & Fishery Equipments
13-jan Muhammad Road newanarkali, (Near Bombay Centere)
Lahore-54000 Pakistan Tel: 7237755, 7312855 Fax: 042-7224028 Res: 7535133
E-mail: lablink@wol.net.pk, Lablinkint@hotmail.com

- Screen / Offset Printing • Clocks for Advertisement
- Computerized Cut Stickers • Shields & Stickers
- Crystal Coated Labels • Promotional Items

3-D HOLOGRAM STICKERS & SEALS

Aluminum Nameplates, Panels for Household Items & Agricultural Machinery etc.

Computerized Photo ID Cards — Holy Gifts in Metallic Mounts

Providing Quality Printing Services Since 1950

MULTICOLOUR INTERNATIONAL

129/C, Rehmanpura, Lahore, Pakistan. Ph. 7589108 0300-8080400, email: multicolor13@yahoo.com

---

خالص سونے کے زیورات

فیشن جیولرز

Ph:212868 Res:212867

Mob: 0320-4891448

میاں اظہر احمد۔ میاں مظہر احمد

محسن مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ

زرعی و کمرشل جائیداد کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ

الحمد پراپرٹی سینٹر

اقصیٰ روڈ ربوہ

Mob 0320-4893942

مالک غلام الیاسین۔ محمد نواز احمد

دوکان: 04524-214681

رہائش: 04524-214228-213051

مبارک سائیکل مارٹ

ماؤنٹین بائیسکل پاکستانی و امپورٹڈ نئی سائیکل و سپیئر پارٹس

نیلا گنبد لاہور

Res: 7225622 Ph: 042-7239178

صحت ایک نعمت ہے۔ سائیکل چلایئے اور ہمیشہ صحت مند رہیے

ہمارے ہاں

انٹرنیشنل معیار کے مطابق ہر قسم کی سائیکل ورائٹی موجود ہے

تمام ورائٹی ریٹ لاہور، فیصل آباد، چنیوٹ، سرگودھا سے کم

عرصہ 25 سال سے آپ کی خدمت میں مصروف عمل

چائینز، سہراب، فینکس، ایگل، ماؤنٹین بائیک، ڈبوا بائیک، جوگنگ، بے بی، واکرز وغیرہ

پروپرائٹر: شیخ اشفاق احمد۔ شیخ نوید احمد

اشفاق سائیکل سٹور کالج روڈ ربوہ

فون دکان: 211815 فون گھر: 213652

نسیم جیولرز

اقصیٰ روڈ ربوہ

فون دوکان 212837 رہائش: 214321

بلال فری ہومیو پیتھک ڈسپنسری

زیر سرپرستی: محمد اشرف بلال

اوقات کار: موسم سرما صبح 9 بجے تا ½4 بجے شام

وقفہ: 1 بجے تا ½1 بجے دوپہر

ناغہ بروز اتوار

86۔ علامہ اقبال روڈ، گڑھی شاہو لاہور

احمد ٹریولز انٹرنیشنل

گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805

یادگار روڈ ربوہ

اندرون و بیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں

Tel:211550 Fax 04524-212980

E-mail:ahmadtravel@hotmail.com

خدا کے فضل سے ترقی کی منازل

گوندل بنکوئیٹ ہال

سابقہ منصور پیلس بالمقابل بیت المبارک سرگودھا روڈ ربوہ

گوندل موبائل کیٹرنگ اینڈ فوڈ

فون: 04524-212758-212265

پہلا شادی ہال

گوندل ٹینٹ سروس

ربوہ میں جدت اور سہولت کے سنہری دور کا آغاز

گولبازار ربوہ فون: 212758

کھانوں اور ریفریشمنٹ کی لامحدود ورائٹی۔ مزیدار ذائقہ

1924 سے خدمت میں مصروف

راجپوت سائیکل ورکس

ہر قسم کی سائیکل، ان کے حصے، بے بی کار، پرامز، سونگز، واکرز وغیرہ دستیاب ہیں۔

پروپرائٹرز: نصیر احمد راجپوت۔ منیر احمد ظہیر راجپوت

محبوب عالم اینڈ سنز

24۔ نیلا گنبد لاہور فون نمبر 7237516

طارق ماربل سٹور

ماربل کے خوبصورت کتبہ جات اور قبروں کے لئے تیار ماربل رعایتی قیمت پر دستیاب ہے

طالب دعا: طارق احمد

یادگار چوک ربوہ

فون رہائش: 213393

موبائل: 0320-4893393

1970 سے خالص سونے کے زیورات بنانے والے

البشیر جیولرز

ریل بازار چنیوٹ

فون رہائش: 04942-423359

فون شوروم: 04942-423173

موبائل: 0300-4146148

اعلیٰ زیورات و ملبوسات نفاست اور جدت کے ساتھ

البشیرز پیج جیولرز اینڈ بوتیک

ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ

فون شوروم: 04524-214510

Mobile- 0333-6553984

RES- 04524-214757

پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز

احمد اسٹیٹ اینڈ بلڈرز

لاہور شہر میں واقع تمام سوسائٹیوں میں پلاٹس کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ

پتہ: 30 فٹ روڈ، 25E-2 مارکیٹ واپڈا ٹاؤن لاہور

0333-4315502

ھوالشافی

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھوالناصر

مقبول ہومیو پیتھک فری ڈسپنسری

زیر سرپرستی مقبول احمد خان۔ زیر نگرانی ڈاکٹر محمد الیاس شورکوٹی

بس سٹاپ بستان افغاناں، تحصیل شکر گڑھ ضلع نارووال

ڈیلر۔ فریج، ائیر کنڈیشنر، ڈیپ فریزر، کوکنگ رینج، واشنگ مشین، ڈش انٹینا، ڈیزرٹ کولر، ٹیلی ویژن

فخر الیکٹرونکس

1۔ لنک میکلوڈ روڈ جودھا مل بلڈنگ لاہور

احمدی بھائیوں کے لئے خصوصی رعایت

ہم آپ کے منتظر ہونگے

طالب دعا: شیخ انوار الحق، شیخ منیر احمد

فون 7223347-7239347-7354873

پلاٹس کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ

عمر اسٹیٹ

Real Estate Consultants

فون 0425301549-50

موبائل: 0300-9488447

ای میل: umerestate@hotmail.com

452.G4 مین بولیوارڈ، جوہر ٹاؤن II لاہور

پروپرائٹر: چوہدری اکبر

---

50 روپے میں 12 عدد پاسپورٹ بمعہ نیگیٹو حاصل کریں

عامر کلر لیب اینڈ فوٹو سٹوڈیو

عمر مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ فون دکان: 215209

گھر: 212988

لذیذ کھانوں کا مرکز

پہلے آیئے پہلے پایئے۔ 24 گھنٹے سروس

رشید برادرز ٹینٹ سروس

فون دکان: 211584

گھر: 04524-213034

رشید پکوان سنٹر میں پکی پکائی دیگیں اور بہترین کراکری کے ساتھ مناسب دام ہر طرح کی تقریبات کیلئے جدت سے آراستہ بازار سے بارعایت۔ ایک ہی نام اعتماد کا نیز لائننگ وغیرہ اور نئی گاڑیاں بھی کرائے پر دی جاتی ہیں

پروپرائٹر۔ رشید الدین۔ کریم الدین۔ پسران رفیع الدین گولبازار ربوہ

زاھد اسٹیٹس بلڈرز اینڈ ڈویلپر

گوادر اور اراب

میں بھرپور اعتماد کے ساتھ سرمایہ کاری کا بہترین موقع

لاہور۔ اسلام آباد۔ راولپنڈی۔ کراچی

کیونکہ بہترین سرمایہ میں ہے آپ کا روشن مستقبل

Head Office:	Branch Office:	Gwadar Office:
10-Hunza Block Allama Iqbal Town, Lahore	41-Y Gole Plaza Ground Floor Defence Lahore	042-7441210-0300-8458676
042-7441210	Ph:5740192,5744384	Mob:0333-4672162
0300-8458676	0300-8423089	website Address: www.zahidestates.com
		Email: zanfu119@hotmail.com

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا ❖ میں خاک تھا اسی نے ثریا بنا دیا

نیشنل الیکٹرونکس

ڈیلران: ریفریجریٹر، ڈیپ فریزر، ڈاؤلینس، پیل، سپلٹ AC، ونڈو AC، ویوز، فلپس، ایل جی، واشنگ مشین، کوکنگ رینج، کلر TV، سام سنگ، سپر ایشیا، انڈس

احمدی احباب کیلئے خاص رعایت ہم آپ کے منتظر ہوں گے

طالب دعا: منصور احمد

لنک میکلوڈ روڈ جودھا مل بلڈنگ پٹیالہ گراؤنڈ لاہور فون 7223228-7357309

C.P.L 29